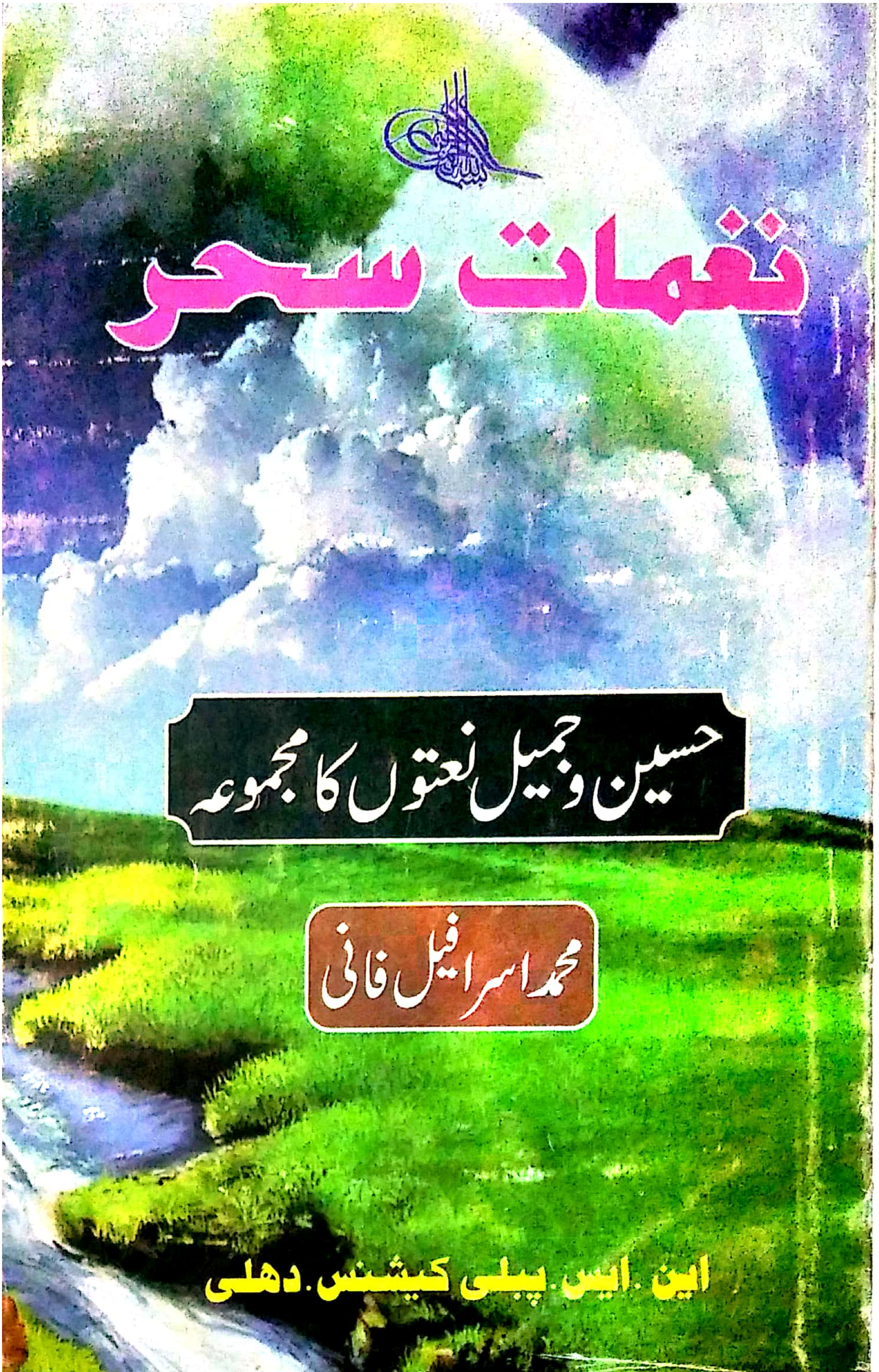

نغمات سحر

حسین وجمیل نعتوں کا مجموعہ

محمد اسرافیل فانی

این. ایس. پبلی کیشنز. دہلی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسین و جمیل نعتوں کا مجموعہ

نغماتِ سحر

مؤلف:

محمد اسرافیل فانی

فاضل دارالعلوم وقف دیوبند سہارنپور

ناشر:

این، ایس پبلیکشنز دھلی

Scanned by CamScanner

تفصیلات

NAGHMAT - E - SAHAR

نغماتِ سحر (مجموعہ نعتیہ کلام)

مرتب ـــــــ محمد اسرافیل فانی

کتابت ـــــــ عفان کمپیوٹرس 9045293126

صفحات: 88

ناشر:

این، ایس پبلیکشنز دھلی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل کی دستک

اللہ تعالیٰ کا بے پایاں اور لا متناہی انعام وکرم ہے کہ اس نے مجھ جیسے حقیر اور خاکسار انسان سے دعوت کا کام لیا اللہ تعالیٰ کا عجیب وغریب کرشمہ وحکمت ہے کہ کسی سے کوئی بھی کام لے لیتا ہے اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکریہ کیا جائے ہیچ ہے۔ بہر حال عرصۂ دراز سے یہ بات دل کے مغلق اور مسدود باب پر دستک دے رہی تھی کہ پیاسے نعت خواں اور غزل گو کو آسودہ اور سیراب کروں، لیکن دل ناتواں خواب غفلت میں غرق وغروب تھا۔ درمیان غفلت، میں نے بہت سے نعت گوئی غزل خوانی اور شعر وشاعری کے مراحل طے کئے، اور بہت سی کتابیں دیکھنے کو ملی، ان کا مطالعہ بھی کیا، اور دل سے کھنگالا بھی، اور گاہے بگاہے پروگرام کے اندر جانے کا موقع بھی میسر آیا، اسی درمیان میں نعت وغزل کا خاکہ اور مسودہ کا ذخیرہ ہو گیا چنانچہ بحالت نوم وغفلت اس کا تحمل اور بار برداری نہ کر سکا کہ ہلکی سی کروٹ لی، اور دستک کی دھیمی دھیمی اور نیم فہم آواز دل کو سنائی دی، پھر سر کو حرکت دے کر قلم وقرطاس کو بغل میں دبا کر اُٹھ کھڑا ہوا، اور اس امر کی انجام دہی میں مشغول ومصروف ہو گیا، اور اس کام کو چند ہی دنوں میں تکمیل تک پہونچایا۔ چنانچہ آج احقر اس ناقص خیال سے جمع کردہ نعت ونظم کی مختصر سی کتاب آپ کے سپرد ہے۔

آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل عقل وفہم عنایت فرمائے، اور اس ناقص تالیف سے فیض وعام کرے، اور دنیا کے کونے کونے تک اس آواز کو پہنچائے۔ آمین:

نوٹ : حضرات ان میں کوئی خامی دیکھیں اور تحقیق معلوم ہو تو مطلع فرمائیں، تاکہ اس کا دفعیہ کیا جا سکے۔

محمد اسرافیل فانی

فاضل دار العلوم وقف دیوبند سہارنپور

Scanned by CamScanner

شروع کرتا ہوں رب کے نام سے جو سب سے اعلیٰ ہے
بڑا ہی مہربان ہے اور نہایت رحم والا ہے

حمد

اے دو جہاں کے والی اے گلشنوں کے مالی
ہر چیز سے ہے ظاہر حکمت تیری نرالی
پتوں میں تیری سبزی پھولو میں تیری لالی
سارا ہے کام تیرا پیارا ہے نام تیرا
یہ خاک آگ پانی ہے تیری مہربانی
اونچے پہاڑ چپ ہیں دیکھ کر تیری نشانی
ہے دم قدم سے تیرے دریاؤں میں روانی
ہے فیض عام تیرا پیارا ہے نام تیرا
ہر شئے میں ہم نے دیکھا تیرے کرم کا سایا
جس جاہ بھی ہم نے ڈھونڈا تیرا نشان پایا
خالق ہے تو خدایا مالک ہے تو خدایا
ہر ایک غلام تیرا پیارا ہے نام تیرا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

دُعاء

اے خدائے پاک اے رحمان و رب دوجہاں
تیری رحمت سے ہے سر سبز سارا گلستاں
تیری قدرت کانمونہ ہیں یہ خور شید وقمر
تیری ہی تخلیق سے ہیں یہ زمین و آسماں
بند گی تیری ہی کر تے ہیں کہ تجھ سا کون ہے
تجھ سے ہی طالب مدد کے ہیں کہ تو ہے مہر باں
اے خدا ہم کو چلا ہر وقت سیدھی راہ پر
راہ ان کی جن پہ نازل کی ہے نعمت بے گماں
ہو نہ ان کی رہ ، غضب جن پر نازل ہوا
جو ہوئے گمراہ جن کی تھی عجب ہی داستاں
دولت ایمان وعمل نیک کی توفیق دے
خلق کی خدمت کے ہم ہوں دل سے اپنے قدرداں
ایک ہوں ہم نیک ہوں ہم دین کے خادم رہیں
تفرقہ کوئی نہ ہو ہرگز ہمارے درمیاں
ہم پہ ہو تیری عنایت سے وہ فیضان کرم
فیض پہنچے دوسروں کو ہم سے ہم ہوں شاد ماں
آتش دینا کو کرے پھر سے گلزار خلیل
ہو حفاظت میں سدا تیری ہمارا کارواں

خلیل پرتاپگڑھی

Scanned by CamScanner

کیا جواب جرم دیں گے

کیا جواب جرم دیں گے خدا کے سامنے
جب وہ پوچھے گا خدا محشر بلا کے سامنے

یاالٰہی میں تو مجرم ہوں مگر تو یہ بتا
کیا خطاب کچھ چیز ہے تیری عطا کے سامنے

بن کے دولہا جب گئے معراج میں پیارے حبیب
تھا خدا بے پردہ اور وہ تھے خدا کے سامنے

حق نے فرمایا تیری امت پر ہے دوزخ حرام
کرلیا وعدہ وہیں خیرالوریٰ کے سامنے

اے فرشتوں ٹھہر کر تم سوئے دوزخ ہانکنا
لے چلو پہلے ہمارے پیشوا کے سامنے

ہیں وہ شان رسالت اور ہیں شان رسول
جھک گئے سر منکروں کے مصطفیٰ کے سامنے

☆☆☆

Scanned by CamScanner

نعت رسول

اعمال نہیں کچھ بھی یہ حال ہمارا ہے
بس آپ کی رحمت کا سرکار سہارا ہے

ڈوبا ہوں گناہوں میں جو چاہو کروں لیکن
رحمت بھی تمہاری ہے عاصم بھی تمہارا ہے

مدثر و مزمل یٰسں کہیں طٰہٰ
کس پیار سے مالک نے آقا کو پکارا ہے

اے موت ذرا رک جا کیا اتنی بھی جلدی ہے
آنکھوں مین ابھی میری طبیہ کا نظارہ ہے

سدرہ پہ پہونچے تو جبریل امین بولے
بس اس سے کہاں آگے اب میرا گزارا ہے

اے شمس شہ دین کی کیا نعت لکھے کوئی
اللہ نے جب خود ہی قرآن کو اُتارا ہے

☆☆☆

Scanned by CamScanner

فکرِ امت امتی امتی

جب کہ پیدا ہوئے تھے ہمارا نبی
بھولے بھالے نبی پیارے پیارے نبی
دونوں عالم کی آنکھوں کے تارے نبی
اپنے نازک لبوں سے پکارے نبی
امتی امتی امتی امتی امتی امتی امتی
جب ستانے لگے کافر و مشرکیں
حق تعالیٰ نے فرمایا اے شاہِ دیں
تم کہو تو کروں ان کو غارت یہیں
بولے حضرت نہیں یہ نہ ہوگا کبھی
امتی امتی امتی امتی امتی امتی امتی
اس قدر تھی کہ خیرالبشر
رکھ کے سجدے میں سر گئے چشمِ تر
کہتے تھے اے خدا مالک و بحر و بر
بخش امت کو تو ہے دعا سر بسر
امتی امتی امتی امتی امتی امتی امتی
تولی جائیگی جس وقت نیکی اور بدی
پھر نہ ہرگز سنے گا کسی کی کوئی
نفسی نفسی پکاریں گے سارے نبی
آپ اس وقت بھی کہتے ہیں ہوں گے یہی
امتی امتی امتی امتی امتی امتی امتی

نوٹ: امتی کو آٹھ بار پڑھنا ضرور ہے

Scanned by CamScanner

نعت

یاد میں آقا کے آنسو بہہ گئے
سب مدینے کو گئے ہم رہ گئے

سب مدینہ جا کے واپس آگئے
دیکھ ایک ہم ہی تنہا رہ گئے

ہم مدینہ جائیں گے اب کے برس
ہر برس کو سوچ کر ہم رہ گئے

ہم تیرا کہہ دیں گے آقا سے سلام
جاتے جاتے حاجی ہم سے کہہ گئے

ہائے قاصرؔ کو ہو بھلا کیسے قرار
قافلہ بچھڑا اکیلے رہ گئے

غلام قاصر بھاگلپوری

حضور ﷺ کی رحلت

غرض جس نور سے ہر سمت دنیا میں اُجالا تھا
وہ حق کا لاڈلا اپنے خدا سے ملنے والا تھا

مدینہ واپسی کے بعد حضرت کو بخار آیا
بخار ایسا آیا کہ دنوں میں بار بار آیا

حرارت بڑھ گئی جب حد سے زیادہ جسم اطہر پر
تو پانی کے دیئے چھینٹے نبی کے رخِ انور پر

Scanned by CamScanner

نماز اب حضرت صدیق اکبرؓ پڑھاتے تھے
جناب سرور کونین مسجد میں نہ آتے تھے

بالآخر ہوگیا رخصت جہاں کے آنکھ کا تارا
وہ بعد ظہر دو شنبہ کو اللہ کا پیارا

مدینے کی در و دیوار پر حسرت برستی تھی
ادھر یاد نبی میں مضطرب مکہ کی بستی تھی

پریشان پھر رہے تھے لوگ دل پر چوٹ کاری تھی
گھروں میں شور تھا ہر سمت آہ گریہ جاری تھی

تریسٹھ سال دنیا میں شعاع دین پھیلا کر
وہ حق کا لاڈلا اپنے خدا سے مل گیا جا کر

نعت نبی

کملی والے مدینہ بلا لیجئے
درد دل میں اٹھا ہے دوا دیجئے

آتے جاتے رہے لوگ میرے سوا
کوئے طیبہ مجھے بھی بلا لیجئے

ہے تمنا ہو مدفن مدینہ میرا
مجھ کو دوگز زمین تو دلا دیجئے

میں گنہگار ہوں میں خطا کار ہوں
اے نبی حشر میں بخشوا دیجئے

یاد مولیٰ میں آنسو بہاتے رہوں
اک نصیحت سے دل کو رُلا دیجئے

نور ایمان میرا دھندلا پڑگیا
اپنے جلوؤں سے اس میں جلا دیجئے

تشنگی ہے مجھے نور عرفان کی
جام عرفان مجھ کوپلا دیجئے

اب تو عہد و وفا کررہا ہے نگآر
جو سبق بھی بھلا ہے بتا دیجئے

نگار بھاگلپوری

نعت

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقشِ روئے محمد بنایا گیا

پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزم کون و مکان کو سجایا گیا

وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی
ذات مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی

علم و حکمت میں وہ عنبر محبوب بھی
ظاہر امیوں میں اٹھایا گیا

اس کی رحمت ہے بے حد بے انتہا
اس کی شفقت تخیل سے بھی ماورا

Scanned by CamScanner

جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
اس کی رحمت سے اس کو سجایا گیا
حشر کا غم ہے قاسمؔ مجھے کس لیے
میرا آقا ہے وہ میرا مولیٰ ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

مولانا قاسم نانوتویؒ
(بانی دارالعلوم دیوبند)

نعت رسول ﷺ

خوب نام محمد ہے اے مؤمنو
اس پہ نقطہ بھی رب کو دو گوارا نہیں
جو محمد کی الفت سے منہ موڑ لے
دونوں عالم میں اس کا سہارا نہیں
میرے خالق و مالک نے فرمایا دیا
جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں
نسبت مصطفٰی بھی عجیب چیز ہے
جس کو نسبت نہیں اس کی بخشش نہیں
کہیں طٰہٰ کہا کہیں یٰسں کہا
پھر بھی نام محمد کو ٹالا نہیں

Scanned by CamScanner

ظلم پہ ظلم سہہ کر یوں بولے بلال
ظالموں یہ غلط ہے تمہارا خیال
عرش سے طور تک طور سے دور تک
یہ وہ دریا ہے جس کا کنارہ نہیں

نعت نبی ﷺ

دوستو چلو طیبہ عشق ہے مدینے سے
نام مصطفیٰ لینا تم صدا قرینے سے
گلشن محمد کے خار بھی بہت بہتر
اے صبا اڑا لانا پھول کچھ مدینے سے
سائلو در آقا مرجع خلائق ہے
بھیک بٹتی رہتی ہے آپ کے خزینے سے
یہ جہاں اندھرا تھا ہر طرف جہالت تھی
نور کی کرن پھوٹی مصطفیٰ کے سینے سے
دور رہ کے طیبہ سے زندگی پریشان ہے
موت میری بہتر ہے اس طرح کے جینے سے
اے نگاؔر ہوجائے اذان گر مدینے کا
ہجر کا غم پہنا دور ہوگا سینے سے

نگاؔر بھاگلپور

Scanned by CamScanner

آمنہ کے چاند

قطعہ نعت رسول ﷺ

اے آمنہ کے چاند مدینہ بلایئے
مرنے سے پہلے گنبد خضریٰ دکھایئے
مایوس ہو نہ جائے تمنا کی انجمن
آقا اسے بھی اپنے کرم سے بلایئے
آنکھیں ترس رہی زیارت کے واسطے
ایک دن حضور خواب میں تشریف لایئے
جو گالیاں بھی سن کے دعائیں دی بار بار
ایسے نبی پہ دوستو قربان جایئے

ہے مدت سے یہ حسرت

ہے مدت سے یہی حسرت شہ عالم یہ سینے میں
ہماری موت بھی آئے تو آقا بس مدینے میں
گوارہ کب تلک کرتے رہیں گے ہم جدائی کو
تمنا ہے بلا لیتے کبھی حج کے مہینے میں
بلاتے ہیں تو جاتے ہیں بلائیں گے تو جائیں گے
خدا کے بن بلائے کون جاتا ہے مدینے میں

Scanned by CamScanner

چلو دیوانوں طیبہ کی گلی میں جا کر مرجائیں
مزہ کیا خاک آئیگا یہاں گھٹ گھٹ کے جینے میں
نہیں پاؤگے خوشبو مشک بو میں اتنی تم حیدر
کہ جتنی خوشبو مل سکتی ہے آقا کے پسینے میں

حیدر لاری

قطعہ

کوئی نبی نہیں میرے سرکار کی طرح
یعنی جناب احمد مختار کی طرح
شق القمر کا معجزہ قربان جائیے
انگلی بھی کام کر گئی تلوار کی طرح

Scanned by CamScanner

میرے آنکھ میں ہے کعبہ

میری آنکھ میں ہے کعبہ میرا سینہ طور سینہ
میرے لب پہ ہے محمد میرے دل میں ہے مدینہ

مدینہ میری آنکھ میں ہے کعبہ

ہے شراب عشق احمد میری بے خودی کا حاصل
میرے سامنے سے ساقی تو ہٹالے جام مینہ

مدینہ میری آنکھ میں ہے کعبہ

نہ مجھے ہے شوق جنت نہ خیال طور سینہ
میری آرزو محمد میری جستجو مدینہ

مدینہ میری آنکھ میں ہے کعبہ

کبھی ذکر مصطفیٰ میں جو جھلس پڑی ہے آنکھیں
میرا ایک ایک آنسو ہوا قیمتی نگینہ

مدینہ میری آنکھ میں ہے کعبہ

یہ گلاب مشک عنبر جو ہے خوب خوب شہ طر
مگر ان سبھوں سے بہتر تو نبی کا ہے پسینہ

مدینہ میری آنکھ میں ہے کعبہ

مجھے اپنے در پہ شاہی شاہِ انبیاء بلالے
کہ جدائیوں کے غم نے میرے دل کا چین چھینا

مدینہ میرے آنکھ میں ہے کعبہ

Scanned by CamScanner

میرا دل تڑپ رہا ہے

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ
یہ دوا وہیں ملے گی مجھے لے چلو مدینہ
مدینہ میرا دل تڑپ رہا ہے

دیدار مصطفیٰ کو آنکھیں ترس رہی ہیں
دشوار ہوگیا ہے ان کے بغیر جینا
مدینہ میرا دل تڑپ رہا ہے

تصویر مصطفیٰ جو نظر آرہی ہے دل میں
میں سوچتا ہوں دل میں میرا دل ہے یا مدینہ
مدینہ میرا دل تڑپ رہا ہے

شب و روز بڑھ رہا ہے میری تشنگی کا عالم
یہ پیاس کب بجھے گی میرے ساقئی مدینہ
مدینہ میرا دل تڑپ رہا ہے

نہیں مال وزر تو کیا ہے میں غریب ہوں یہی نا
میرے عشق مجھ کو لے چل تو ہی جانب مدینہ
مدینہ میرا دل تڑپ رہا ہے

مجھے گردشوں نہ چھیڑو میرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ
مدینہ میرا دل تڑپ رہا ہے

اقبال ناتواں کی بس ایک التجا ہے
ہے زندگی سلامت میں بھی دیکھ لوں مدینہ
مدینہ میرا دل تڑپ رہا ہے

اقبال ناتواں

Scanned by CamScanner

میرے دل کو کیا چاہیے

میرے دل کو بتاؤں کہ کیا چاہئے
بعد اللہ کے مصطفٰے چاہئے

قبر کی آپ پوجا کریں شوق سے
بس ہمیں بندگی کو خدا چاہئے

قبر پر چار دریں ہم چڑھاتے نہیں
جو چڑھاتے ہیں ان کو سزا چاہئے

اہل ایمان کو یا رب تیرا آبرا
اہل بدعت کو احمد رضا چاہئے

جس کو کہتے ہیں اشرف علی تھانوی
اہل سنت کو وہ رہنما چاہئے

جس کو کہتے ہیں اشر ف علی تھانوی
اہل سنت کو وہ رہنما چاہئے

جس نے اسلام پھیلا دیا دہر میں
ایسے نانوتوی کی دعا چاہئے

قطعہ

جو شخص کہ طیبہ کی راہوں میں مرگیا
یہ جان لو کہ اسکا مقصد سنور گیا
جو سنت رسول پہ کرتا رہا عمل
پل بھر میں پل صراط پہ ہنس کر گزر گیا

Scanned by CamScanner

اپنے دل کو دیوانہ بنا دیا

جب اپنے دل کو میں نے دیوانہ بنا دیا
آقا نے مجھ کو مٹی سے سونا بنایا
گزرے ہیں جس طرف غلامان مصطفیٰ
دریا نے پاؤں چوم کے رستہ بنادیا
وہ گیا گھٹا سکے گی بھلا اسکی شان کو
جس کو خدا نے نبیوں میں اعلیٰ بنا دیا
اللہ رہے رحمت عالم کا پاک ناز
یثرب کی سر زمین کو مدینہ بنادیا
طارقؔ کو حضور کبھی کہہ دیں خواب میں
جا تجھ کو میں نے اپنا دیوانہ بنادیا

طارقؔ ابن ثاقب

تیری آس ہے

اے رحمت تمام تیری سب کو آس ہے
تیرے بغیر آج کا انسان اُداس ہے
ہاں ہاں وہی ہے سرور کونین دوستو
پیوند سے سجا ہوا جن کا لباس ہے
آئے تھے قتل کرنے کو ایمان لے کے جا
ان کی ہر ایک بات میں کتنی مٹھاس ہے
پہلو میں آج بھی ہیں ابوبکر اور عمر
دونوں ہی کا مزاج نبوت شناس ہے

Scanned by CamScanner

ہے جنت البقیع میں عثمان باوقار
حضرت علی نہیں تو طبیعت اُداس ہے
ولی خدا کے بعد انہیں یاد کیجئے
پھیلا ہوا زمان میں خوف و ہراس ہے

نہ مجھے ہے زیست کی آرزو

نہ مجھے ہے زیست کی آرزو نہ حسیں چمن کی آرزو
تیرے درد سے جو ہے آشنا مجھے اس چمن کی تلاش ہے
میرے ساتھ ہے میرا رہنما مجھے یوں نہیں ہے سفر کا غم
جہاں قبر نور حضور ہے مجھے اس وطن کی تلاش ہے
میرا ساتھ چھوڑ دے ہم سفر یوں پھرے گا تو کہاں در بدر
میں فدائے عشق رسول ہوں تجھے مال ودھن کی تلاش
نہ حنا کی ہے مجھے جستجو نہ چمپا جو ہی کی آرزو
ہے جسم جس کا گلاب تر مجھے اس بدن کی تلاش ہے
جو کہے ہیں نوشہ کو بے خبر بھلا اس کو ہے میری کیا خبر
میں ہوں جسکی شان کا مدح خواں اس جان وتن کی تلاش ہے

نوشہ میاں

قطعہ

زاہد کو اپنے زہد و عبادت پہ ناز ہے
عالم کو اپنے علم کی دولت پہ ناز ہے
جنت کا خواب دیکھ رہے ہیں سبھی مگر
مجھ کو رسول پاک کی الفت پہ ناز ہے

Scanned by CamScanner

سرزمین مکہ

نام مصطفیٰ اکثر جو زبان پہ لاتے ہیں
رحمت خداوندی بس وہی تو پاتے ہیں

یہ ہے خاکساری کہ دوجہاں کے آقا بھی
مفلسی کے عالم میں بکریاں چراتے ہیں

سرزمین کعبہ پرسب نے دیکھا آنکھوں سے
دیکھ کر محمد کو بت بھی سر جھکاتے ہیں

سیکڑوں مصائب ہیں پھر بھی غم نہیں کرتے
گالیاں بھی سن سن کر آپ مسکراتے ہیں

جانگداز محشر میں تشنہ گانِ امت کو
آپ حوض کوثر پہ جام خود پلاتے ہیں

یوں تو انبیاء کتنے آئے دہر میں لیکن
خود خدا محمد کو عرش پر بلاتے ہیں

ہم انہیں کے صدقے میں آج دل سے اے قاصر
نعت مصطفیٰ پڑھ کر قوم کو سناتے ہیں

غلام قاصر بھاگلپوری

☆☆☆

الٰہی ہند میں

الٰہی ہند میں ایسا کوئی جینا ہے
یہاں مجدھار میں اب تیرے بندوں کا سفینہ ہے
عرب کی سرزمین کتنی مقدس ہے جہاں والو
خدا کا گھر ہے مکہ اور نبی کا گھر مدینہ ہے
مبارک ہو تمہیں زاہد گلاب و عطر کی خوشبو
ہمارے واسطے کافی محمد کا پسینہ ہے
ستائیگی ہمیں کیا تشنگی اب روز محشر کی
لبوں پر جب مئے حب نبی کا جام و مینہ ہے
یقیناً کھل گئے ہوں گے دریچے خلد کے ان پر
مدینے کی زمیں پر جن کی لاشوں کا دفینہ ہے
جلائے گی مجھے نار جہنم کس طرح قاصر
میرے دل میں نبی کی پاک سنت کا خزینہ ہے

غلام قاصر بھاگلپوری

☆☆☆

Scanned by CamScanner

دین محمد طلب گار

جو دین محمد کا طلبگار نہیں ہے
سچ پوچھو تو جنت کا وہ حقدار نہیں

برسوں جو رہا ہند میں بیمار نہیں ہے
لگتا ہے کہ طیبہ میں وہ بیمار نہیں ہے

بعد از خدا بزرگ جو مانے نہ آپ کو
توحید و رسالت کا وفادار نہیں ہے

تا عمر محبوب خدا کار ہے محبوب
وہ مومن کامل ہے گنہگار نہیں ہے

جو کشتی دریا میں کرے ذکر محمد
اس کیلئے مجھدار بھی مجھدار نہیں ہے

جو خار ہے سرکار مدینہ کی گلی میں
کہنے کو وہ خار ہے مگر خار نہیں ہے

سرکار مدینہ کے سوا حشر میں کوئی
اس امت عاصی کا مددگار نہیں ہے

راضی کبھی اللہ نہیں ایسے بشر سے
جو قول محمد کا پرستار نہیں ہے

بس سنت و توحید کے مسلک کے علاوہ
قاصر کسی مسلک کا طرفدار نہیں ہے

غلام قاصر بھاگلپور

Scanned by CamScanner

فیضان رسول

اس قدر دوجہاں میں عام ہیں فیضان رسول
بادشاہو سے بھی بڑھ کر ہیں غلامان رسول

آج پھر کشتی امت کیوں گھری طوفان میں
ہم نے شاید کر دیا مجروح ارمان رسول

غیر ممکن ہے کوئی تعریف کر سکے
جس قدر ہے امت عاصی پہ احسان رسول

ہوگئی سر سے گریزاں رحمت پروردگار
اپنے ہاتھوں سے جو چھوڑا ہم نے دامان رسول

فضلۂ ناپاک دھوتے دیکھ کر سرکار کو
لایا ایمان اس نے جو کافر تھا مہمان رسول

کوئی جائے یا نہ جائے جنت الفردوس میں
ہاں مگر کثرت سے جائیں گے محبان رسول

عالم برزخ میں مؤمن سے کہے منکر نکیر
قبر کو جنت بنادیتی ہے پہچانِ رسول

یوں تو قاصر ہے خدا کی ذات واحد بے مثال
بعد حق نبیوں میں افضل ہے شانِ رسول

غلام قاصر بھاگلپوری

☆☆☆

Scanned by CamScanner

ذکر مصطفائی ہے

جن کے لب پہ ہر لمحہ ذکر مصطفائی ہے
رحمت خداوندی ان کو راس آئی ہے

یوں تو حضرت عیسی آسماں پر ہیں لیکن
منتہا سے بھی آگے آپ کی رسائی ہے

زندگی گزاری ہے خشک روٹیاں کھا کر
اور زمین پہ سونے کو صرف ایک چٹائی ہے

آخرت سنور جائے مصطفیٰ کی آمد سے
کائنات کل رب نے اسلئے بنائی ہے

سارے بادشاہوں کی ملک سے بھی بڑھ کر
سرور دو عالم کے در کی اک گدائی ہے

چھٹ زمانے سے طیر گئی باطل بھی
جب سے شمع ایمان آپ نے جلائی ہے

آج حور غلماں بھی بزم میں مچلتے ہیں
نعت مصطفیٰ قاصر تم نے یوں سنائی ہے

غلام قاصر بھاگلپوری

☆☆☆

Scanned by CamScanner

فردوس بریں سے سوا نہ جانا

محبوب خدا کے کوچے میں فردوس بریں سے سوا جانا
جو خاک ہے ارض طیبہ کی اس خاک کو خاک شفا جانا

او شافع محشر شاہِ امم پھر کیوں نہ ہو اس پر خاص کرم
جس نے کہ خدا کو خدا سمجھا اور تجھ کو رسولِ خدا جانا

مجھدار میں کوئی نیا ہے لنگر ہے نہ کوئی کھویا ہے
طیبہ کی ہواؤ بہر خدا ایسے میں تو پار لگا جانا

اسلام کا حامی کہتا ہے یہاں خون کا دریا بہتا ہے
اے بادِ صبا کہنا ان سے اس بار اگر طیبہ جانا

دیدار کا دل میں ارمان ہے تو دردِ جگر کا درماں ہے
اے منبعِ لطف و جود و کرم خوابوں میں میرے تو آجانا

لے نام محمد بہر دعا ہر مرض کو مل جائے گی شفاء
وہ ذات طبیب حاذق ہے اس نام کو ہم نے دوا جانا

اے بار الہ سنئے ذرا مقبول ہو بس اتنی سی دعاء
تا عمر رہے ان کے در پر جانا آنا آنا جانا

اللہ کی رحمت سن کے جسے ہر فرد مسلمان پر برسے
وہ نعت سر محفل قاصر سو بار تو دل سے سنا جانا

غلام قاصر بھاگلپوری

☆☆☆

دھیرے دھیرے

چلو پیار کوئے نبی دھیرے دھیرے
سنور جائیگی زندگی دھیر دھیرے
سنا ہے محمد کی گلیوں میں جاکر
ملی غمزدوں کو خوشی دھیرے دھیرے

لگائے جو آنکھوں میں خاک مدینہ
نظر پائگی روشنی دھیر دھیرے
کرو پیروی سنت مصطفیٰ کی
بنوگے یقیناً ولی دھیرے دھیرے

ابوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ و علیؓ سے
ملاتے رہو زندگی دھیرے دھیرے
سند مل گئی جس کو پیارے نبی سے
وہی ہوگیا جنتی دھیرے دھیرے

پیو شوق سے جام عشق محمد
بجھاتے رہو تشنگی دھیرے دھیرے
تقاضا ہے وہ سر کے بلکے طیبہ
اجازت جسے مل گئی دھیرے دھیرے

عبادت ہے نعت محمد اے قاصر
کرو جم کے یہ شاعری دھیرے دھیرے

غلام قاصر بھاگلپوری

Scanned by CamScanner

اچھا لگا

مجھ سے پوچھے آ کے کوئی مجھ کو کیا اچھا لگا
مصطفیٰ کا مرتبہ بعد از خدا اچھا لگا

بن گئی بگڑی عکاشہ کیلئے تیغ ملون
سرور کونین کا یہ معجزہ اچھا لگا

انگلیوں سے اب شیریں کا ہو چشمہ رواں
خشک سے جاری ہونا دودھ کا اچھا لگا

حضرت ابوبکرؓ اور فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ
چار یاروں کا مقدس قافلہ اچھا لگا

سنگ ریزوں نے صدا دی کلمۂ توحید کی
چاند شق ہونے کا نادر واقعہ اچھا لگا

التجا ہرنی کی سن کر دی رہائی آپ نے
اونٹ کی فریاد کا بھی ماجرا اچھا لگا

پربتوں کے پتھروں نے دی سلامی آپ کو
اور درختوں سے سلام آنا بڑا اچھا لگا

ہو گئی روشن کھجوروں کی بھی ٹہنی اس قدر
گھُپ اندھیرے میں چل کر راستہ اچھا لگا

نغمہ نعت نبی قاصر خدا کی دین ہے
نعت گوئی کا یہ تیرا سلسلہ اچھا لگا

غلام قاصر بھاگلپوری

توبہ سے دل پاک کر لیجئے

پہلے توبہ سے دل پاک کر لیجئے، جام توحید لب سے لگا لیجئے
آب زم زم سے پھر اپنا منہ دھوئیے، اور نام شہِ انبیاء لیجئے

جنکے سینے میں سرکار کا ذوق ہے، جن کی آنکھوں میں دیدار کا شوق ہے
وسعتِ نور چشم و نظر کیلئے، خاک طیبہ کا سرمہ لگا لیجئے

جن کے سر پر رہے سایۂ مصطفیٰ، ان کو نارِ جہنم کی پرواہ کیا
ہاں مگر موت آنے سے پہلے انہیں، ان کی سنت پر چل کر منا لیجئے

کون ہے جن کو جنت میں گھر چاہئے، مرضیِ حق تعالیٰ اگر چاہئے
عاشقانِ محمد کی فہرست میں آئیے، نام اپنا لکھا لیجئے

اپنے بازو میں ایسا پر لگوائیے، اڑ کے سوئے مدینہ چلے جائیے
گھومئے کوئے طیبہ صبح و شام، اور خلد بریں کا مزہ لیجئے

اتنا کہہ دیجئے قاصر آپ ذرا، آپ کی نعت گوئی سے مقصد ہے کیا
گر نبی کی غلامی کا ہے آرزو، تو غلام نبی سے دعا لیجئے

غلام قاصر بھاگلپوری

☆☆☆

بڑی شان والے بدر تمامی

بڑی شان والے بدر تمامی ☆ محمد ہے آقا کا اسم گرامی
سدرہ سے آگے جن کی رسائی ☆ ان پہ فدا ہے ساری خدائی
ملائک بھی کرتے ہیں جن کی غلامی ☆ بڑی شان والے بدر تمامی
رب سے ملن کو جائے محمد ☆ عرش بھی چومے پائے محمد
خدا بھی پہ بھیجے سلامی ☆ بڑی شان والے بدر تمامی
ڈوبتا سورج بھی پھر سے اگایئے ☆ کنکریوں کو کلمہ پڑھایئے
بہت میرے آقا میں تھی خوش کلامی ☆ بڑی سان والے بدر تمامی
دیکھ کے روز حشر کا منظر ☆ شافع محشر شاقی کوثر
بجھائیں گے امت کی وہ تشنہ کامی ☆ بڑی شان والے بدر تمامی
رب سے فقط کم سب سے ہے اعلیٰ ☆ سب سے افضل ہے کملی والا
اسی کی دو عالم میں ہے نیک نامی ☆ بڑی شان والے بدر تمامی
رحمت حق لب چوم رہی ہے ☆ حور بہشتی جھوم رہی ہے
خدا ہے قاصر کے نغموں کا حامی ☆ بڑی شان والے بدر تمامی

غلام قاصر بھاگلپوری

☆☆☆

Scanned by CamScanner

پنچھی کہلائیں گے

عشق میں ہم پنچھی کہلائیں گے
نبی نبی کہہ کے مدینہ اُڑ جائیں گے

طیبہ نگر کے ہم ہیں کبوتر
مینار و گنبد ہمارا تو ہے گھر
روضے کے گھیرے لگائیں گے
نبی نبی کہہ کے مدینہ اُڑ جائیں گے

خوشیوں کی جا ہے کوئی غم نہیں ہے
طیبہ نگر خلد سے کم نہیں ہے
زم زم سے ہر گھڑی نہائیں گے
نبی نبی کہہ کے مدینہ اُڑ جائیں گے

آقا کے گاؤں میں کھجوروں کی چھاؤں میں
دلکش ہواؤں میں معطر فضاؤں میں
چھوٹا سا اک گھر بنائیں گے
نبی نبی کہہ کے مدینہ اڑجائیں گے

پرواز کو بال و پر دیدے یا رب
نعت کہنے کا ہنر دیدے یا رب
آقا کو جاکر سنائیں گے
نبی نبی کہہ کے مدینہ اُڑ جائیں گے

حیدر پرواز

Scanned by CamScanner

مدینہ جانا ہو دل

مدینے میں جس وقت جانا اے دل
آنکھوں سے باب حرم چوم لینا
جو کچھ بھی کہنا بعد میں کہنا
آقا کا پہلے کرم چوم لینا

مدینے کی گلشن ہو گلشن ہو ہر دم
مقدر میں گر ہو جانا تمہارا
جو پھولوں کو تم نے گلے سے لگایا
تو کانٹوں کا بھی کم سے کم چوم لینا

سنو غور سے عاشقان محمد
بروز قیامت ملے حوض کوثر
وہ ڈھونڈیں گے امت میں اعمال نامہ
تو بس ان کا دست کرم چوم لینا

فاؔنی نعت لکھنا تو شوق سے لکھنا
مگر اک نصیحت میری یاد رکھنا
نظم میں محمد کا جب نام آئے
تو لکھنے سے پہلے قلم چوم لینا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

شان نبی کا قائل نہیں ہوتا

نبی کی شان عالی کا کوئی قائل نہیں ہوتا
رسول اللہ پر قرآن گر نازل نہیں ہوتا

نہ ہوتے یہ زمین و آسماں پہ چاند اور تارے
جہاں میں گر وہ مبعوث مہ کامل نہیں ہوتا

نہ ہو جس دل میں الفت جاگزیں محبوب دوراں کی
کبھی ایمان کی دولت کا وہ حامل نہیں ہوتا

نہ ہوتے گر جناب رحمتہ للعالمین مشفق
عمرؓ جیسوں کا دل ان کی طرف مائل نہیں ہوتا

حقیقت ان محافل کی نہیں ہے کچھ بھی اے نوشہؔ
کہ جس محفل میں ذکر مصطفیٰ شامل نہیں ہوتا

نوشہ گڈاوی

☆☆☆

Scanned by CamScanner

شبنمی ہوا آئی

آج جو مدینہ سے شبنمی ہوا آئی
خلد کے دریچوں سے خوشبویں اُڑا لائی

عاصیوں چلو طیبہ کچھ عجیب منظر ہے
لی ہے باغ طیبہ میں خوشبوؤں نے انگڑائی

کس قدر ہے تابانی چہرہ منور کی
جن ماہِ انجم نے ان سے ہی ضیا پائی

کہہ رہا ہوں جو بھی میں جذبۂ عقیدت ہے
نعت سرور عالم کب میری توانائی

پوچھتے ہو نوشہ کیا جلوۂ محمد کو
دیکھ کر جمال ان کا حسن کو حیا آئی

نوشہ گڈاوی

قطعہ

جب حضور پاک کے محفل میں آیئے
ذکر نبی سے اس کو مجلّی بنایئے

رحمت خدا کی عرش سے آجائے فرش پر
قاصر وہ نعت پاک ذرا گنگنایئے

☆☆☆

Scanned by CamScanner

مدینے کی خوش حالی

کسی کی دعا کا اثر دیکھ آئے
مدینے کی شام و سحر دیکھ آئے

مدینے کے کوچے مدینے کی گلیاں
نبی کی ہر اک رہ گزر دیکھ آئے

وہ سر سبز گنبد پہ شبنم کے قطرے
مقدر سے باچشم و تر دیکھ آئے

وہ طیبہ کے دشت و جبل اور صحراء
وہاں کے شجر اور حجر دیکھ آئے

وہ ازواج کے گھر وہ ابواب رحمت
خوشا ہم بھی وہ بام ودر دیکھ آئے

وہ پُرنور روضہ مکیہ جس کے سرور
نظر تو اٹھی نہ مگر دیکھ آئے

بقیع کا وہ منظر صحابہ کا مدفن
فدا جس پہ شمس و قمر دیکھ آئے

حقیقت میں یہ میرے رب کا کرم ہے
حبیب خدا کا جو گھر دیکھ آئے

یہ انعام باری ہوا تجھ پہ ثاقبؔ
دیا رشہ بحر و بر دیکھ آئے

قاری صدیق علیہ الرحمہ

Scanned by CamScanner

رحمت للعالمین ﷺ

رحمت للعالمین جز مصطفٰی کوئی نہیں
جس پہ خود نازاں ہو خالق دوسرا کوئی نہیں

عافیت چاہو تو آؤ دامن اسلام میں
یہ وہ دریا ہے کہ جس میں ڈوبتا کوئی نہیں

ساتھ میں تلوار رکھنا بھی ہے سنت آپ کی
عالمو بتلاؤ شاید جانتا کوئی نہیں

چپہ چپہ چھان کر جبرئیل کو کہنا پڑا
دوجہاں میں ہمسر خیرالوریٰ کوئی نہیں

کوئی کیا جانیں شب معراج کیا باتیں ہوئیں
بس نبی تھے اور خدا تھا تیسرا کوئی نہیں

یوں تو دنیا میں ہزاروں آئینے دیکھے مگر
آمنہ کے لال جیسا آئینہ کوئی نہیں

توڑ کر بت ، بت پرستوں سے یہ کہتے تھے خلیل
ہے خدا کیسے تمہارا بولتا کوئی نہیں

اے میرے اللہ یہ بستی مسلمانوں کی ہے
مفلسی کی خیریت بھی پوچھتا کوئی نہیں

چل کے پاؤ گے نبی کے راستے پر عافیت
روز میں کہتا ہوں باطن مانتا کوئی نہیں

باطن فیضی

Scanned by CamScanner

جو مزہ ہے عشق رسول میں

جو مزہ ہے عشق رسول میں وہ نہ سوز میں نہ ساز میں
جس خدا کی تجھ کو تلاش کر نماز میں

میرے آرزو میرے مدعا ہے حبیب خالق دو جہاں
جو ملا خدا کی قسم مجھے وہ انہیں کی عرض ونیاز میں

تیری گرد پا کو نہ پاسکا کوئی راہ رو کوئی کارواں
پر جبریل بھی تھک گئے تیرے ساتھ رہ دراز میں

جہاں نقش پائے حضور ہے وہیں سر بسر حضور ہیں
میری بے خودی مجھے لے چلو اسی راہ کی دشتِ دراز میں

کسے شوق ہے کسے ذوق ہے اپنا اپنا نصیب ہے
کوئی بے قرار ہے ہند میں کوئی مطمئن حجاز میں

میں کچھ نہیں ہوں

میں تو کچھ بھی نہیں ہوں لیکن میرا نام کم نہیں ہے
میں غلام مصطفیٰ ہوں یہ مقام کم نہیں ہے

میں پہونچ سکا نہ طیبہ یہ نصیب میرا لیکن
جو ملائکہ سے بھیجا وہ سلام کم نہیں ہے

یہ نئے نئے طریقے کیوں بنا رہے ہیں دنیا والے
جو حضور لے کے آئے وہ نظام کم نہیں ہے

کہاں اتنی ہم کو فرصت کہ کروں فضول باتیں
میں قرآن پڑھ رہا ہوں یہی کام کم نہیں ہے

Scanned by CamScanner

یہ نبی کا میرا صدقہ جو بنا قرآن کا قاری
کروں شکر میں خدا کا یہ انعام کم نہیں ہے

قطعہ

جس جس جگہ پہ پیارے نبی کا کلام ہو
ہر شخص کی زباں پہ درود و سلام ہو
یارب ہر ایک روز یہی سلسلہ رہے
مکے میں صبح ہو تو مدینے میں شام ہو

جو نبی سے آشنا ہوگیا

جو نبی سے میرے آشنا ہوگیا
اس کا دل آئینہ آئینہ ہوگیا
کہہ رہا ہے خدا خود یہ قرآن میں
جو نبی کا ہوا وہ میرا ہوگیا
آپ کے حسن کا معجزہ ہے عجب
جس نے دیکھا وہی آپ کا ہوگیا
جس گھڑی آپ عرش معلیٰ گئے
نور سے حضور کا رابطہ ہوگیا
آپ آئے تو دنیا منوّر ہوئی
میں بھی الطاف سے اب ضیاء ہوگیا

الطاف ضیاء مالی گاؤں

Scanned by CamScanner

مجھے یاد آ رہا ہے

مجھے یاد آ رہا ہے تیرا پاک آستانہ
میرے دل پہ چھا رہا ہے وہی کیف عاشقانہ
کوئی اور ہو تو ہو وہ تیرا آشنا نہیں ہے
جو بدل نہ دے یہ دنیا جو بدل نہ دے زمانہ
تو ازل کا ہے تبسم تو ابد کا ہے ترنم
تو ہے دہر کا تکلم تیری ذات معجزانہ
میں ہوں ظلمتوں کا پیکر تو ہے روشنی سراپا
تیری صبح صبح نوری میری شام کا فرانہ
بڑی آرزو ہے آقا تیرے در کو آ کے چوموں
تیرے شہر میں کہیں پر میں بناؤں آشیانہ
ہے یہی میری تمنا ہو عطا مجھے بصیرت
تیری ذات کو میں دیکھوں بنگاہِ عارفانہ
بڑی بات ہے یہ تابش جو ہے دل میں انکی الفت
ہے یہ منتہائے رفعت ہے کمال مؤمنانہ

تابش جہاں آبادی

☆☆☆

Scanned by CamScanner

میرے مصطفیٰ کا ہمسر

میرے مصطفیٰ کا ہمسر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
کوئی آپ جیسا رہبر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

وہ حبیب ہیں خدا کے وہ طبیب دوجہاں کے
کوئی آپ سا پیمبر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

وہ خدا کے راز داں ہیں وہ شفیع عاصیاں ہیں
کوئی رب کاایسا دلبر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

یہ نبی کاآستاں ہے جہاں خم سرجہاں ہے
دو جہاں میں ایسا تو در نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

یہی بولے سدرہ والے دو جہاں کوچھان ڈالے
تیرا مثل میرے سرورنہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

ہے جہاں جہاں خدائی وہاں ان کی مصطفائی
کہ خدا کا ایسا مظہر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

میں ہوں انجم کمالی میرے آقا بے مثالی
کہ میرے نبی سے بہتر نہ ہوا نہ ہے ہوگا

انجم

☆☆☆

بھنور کی آنکھ سے

بھنور کی آنکھ سے کشتی نکالنے والے
کہاں گئے وہ سمندر کھنگالنے والے

تسلی دے کے سلاتے ہیں بھوکے بچے کو
عجیب لوگ تھے پتھر اُبالنے والے

تو اپنے دل کی سیاہی کو صاف کر پہلے
نگاہ میرے گریباں ڈالنے والے

اکیلا آدمی خود کو سنبھالنے سے رہا
تیرا کمال ہے دنیا کو سنبھالنے والے

الطاف ضیاء

نعت صل علی

اگر صلی علی میری زبان پر ہو قرینے سے
یقیناً رحمتِ باری لگالے مجھ کو سینے سے

مجھے ایمان کا انمول تحفہ ہاتھ آیا ہے
نہیں پایا کہیں بہتر خزانہ اس خزینے سے

ہو گر وردِ زباں مجدھار میں صلی علی احمد
تو پھر طوفاں کی کیا ہمت کہ ٹکرائے سفینے سے

چلو قاصر چلو محبوب ربانی کے روضے پر
وہاں کی موت بہتر ہے یہاں کے ایسے جینے سے

Scanned by CamScanner

مصطفیٰ آ گئے

مصطفیٰ آ گئے انقلاب آ گیا
کنکروں کو بھی طرز خطاب آ گیا

ناز کر اے حلیمہ تیری گود میں
مسکراتا ہوا ماہ تاب آ گیا

کفر کی پل میں تاریکیاں چھٹ گئی
جس گھڑی نور حق بے نقاب آ گیا

شکل انسان میں عرش سے فرش تک
حق تعالی کی بن کر کتاب آ گیا

دہر میں بریلیوں کے سوالات کا
بن کے اشر ف علی اک جواب آ گیا

حیدر پرواز

ہے نظر میں جمال حبیب خدا

ہے نظر میں جمال حبیب خدا، ان کی تصویر سینے میں موجود ہے
جس نے لاکر کلام الٰہی دیا ہے، وہ محمد مدینے میں موجود ہے

پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کے صل علیٰ، جھوم کر کہہ رہی ہے یہ بادصبا
ایسی خوشبو چمن کی کلیوں میں کہاں، جو نبی کے پسینے میں موجود ہے

چھوڑنا تیرا طیبہ گوارہ نہیں، پوری دنیا میں ایسا نظارا نہیں
ایسا منظر زمانے میں دیکھا نہیں، جیسا منظر مدینے میں موجود ہے

جب کہ طوفاں سفینے سے ٹکرا گیا، میں نے اس سے یہ بے ساختہ کہہ دیا
کیا بگاڑے گا تو کشتی دین کا، ناخدا جب مدینے میں موجود ہے

Scanned by CamScanner

ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حسین چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں
کیوں کہ جنت میں رضوانِ مدینہ نہیں، اور جنت مدینے میں موجود ہے
بے سہاروں کو سینے سے لپٹا لیا، جس نے مانگا اس کو عطا کر دیا
ان کے در سوالی ہیں شاہ و گدا وہ شہنشاہ مدینے میں موجود ہے
جس نے لکھی یہ نعت سیرت نبی ان کے جلووٗں پہ ہستی فنا ہوگئی
اس محبوب کے نور کی روشنی میرے دل کے نگینے میں موجود ہے

چھیڑو نہ مجھے

چھیڑو نہ مجھے عقل میری سوچ رہی ہے
سرکار کے روضے پہ نظر جب سے پڑی ہے
رحمت اسے آغوش میں لینے کو کھڑی ہے
جس شخص کے ہونٹوں پہ درودوں کی لڑی ہے
رضوان تیری جنت میں کہاں ایسی ہے خوشبو
خوشبو جو محمد کے پسینے میں بسی ہے
ہر ذرّہ درخشندہ میں بسی ہے
وہ کوچہ طیبہ ہے کہ جنت کی گلی ہے
اے منکر و ایمان کی آنکھوں سے تو دیکھو
جنت میرے سرکار کے روضے پہ سجی ہے
نعتِ شہِ ابر میں اشکوں کے قلم سے،
پرواز نے نعت شہِ کونین لکھی ہے

حیدر پرواز

Scanned by CamScanner

نبی کے عشق میں

نبی کے عشق میں ڈوبے عبادت اور ہی کچھ ہے
بہت ہے نعمتیں لیکن یہ نعمت اور ہی کچھ ہے

فلک پر جتنے تارے ہیں عمر کی نیکیاں اتنی
مگر صدیق اکبر کی فضیلت اور ہی کچھ ہے

بہت سنتے ہیں حاتم طائی کے قصے مگر لوگو
میرے عثمان کا رنگِ سخاوت اور ہی کچھ ہے

علی کو بازوؤں میں خون بن کر دوڑتی ہے جو
درِ خیبر سے پوچھو تو شجاعت اور ہی کچھ ہے

غزل بھی فن ہے بے شک اہل فن تسلیم ہے مجھکو
مگر نعت شہِ بطحا کی لذت اور ہی کچھ ہے

ہونٹوں پہ مدینہ کا ترانہ

میرے ہونٹوں پہ نبی کا ہے ترانہ لوگو
اتنا آسان نہیں ہے مجھ کو مٹانا لوگو

جس کے دل میں ہے شہِ کون ومکاں کی الفت
کیا بگاڑے گا بھلا اس کا زمانہ لوگو

آپ کے تو زمانوں میں بہار آئی
یہ حقیقت ہے نہیں ہے یہ فسانہ لوگو

حق تعالی کے سوا اور کسی کے آگے
مجھ کو آتا ہے نہیں سر کو جھکانا لوگو

ہے گزارش میری ان سے جو مدینہ جائے
پڑھ کے یہ نعت ذرا ان کو سنانا لوگو

Scanned by CamScanner

اتنی گہری نیند میں

اتنی گہری نیند میں تجھ کو نہ سونا چاہئے
اے مسلماں اب تجھے بیدار ہونا چاہئے

کس طرح اسلام پھیلایا بزرگوں نے تیرے
تجھ کو سارا ہی فسانہ یاد ہونا چاہئے

ہائے غفلت میں جوانی ہوگئی تیری تلف
اب بڑھاپا آگیا ہے خوب رونا چاہئے

جتنا رونا چاہتا ہے رو خدا کے سامنے
آنسوؤں میں اپنے دامن کو بھگونا چاہئے

رو خدا کے سامنے تو اُٹھ کے آدھی رات میں
اپنے دل کے داغ کو مل مل کے دھونا چاہئے

چھوڑ دے حرص و ہوامت ہاتھ پھیلا ہر جگہ
تجھ کو اپنے لیے چھوٹا سا کونا چاہئے

لے سہارا حق کا مسلم غیر کے دامن کو چھوڑ کر
ہر مصیبت میں خدا ہی یاد ہونا چاہئے

دنیا کی فکر

دنیا کی ہمیں فکر ہے عقبیٰ کا نہیں دھیان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

مایوس نظر آتے ہیں مسجد کے منارے
آتا ہی نہیں کوئی مؤذن کے پکارے

Scanned by CamScanner

منبر بھی خاموش تو محراب ہے سنسان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

ہم صرف ہی سنتے ہیں مسجد کی اذانیں
ہوتی ہی نہیں ہم سے ادا پانچ نمازیں

آباد ہی رہے مکاں مسجدیں ویراں
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

ہونٹو ں پہ اب نہیں ہے جہادوں کے ترانے
ہم ناچ میں ڈوبے ہیں میرے گھر میں ہیں گانے

شیطان کے پابند ہوئے آج مسلماں
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

دنیا کی خرافات میں مصروف ہوئے ہیں
ہم لوگ تلاوت سے بہت دور ہوئے ہیں

گھر گھر میں نظر آتے ہیں رکھے ہوئے قرآن
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

رسم و رواج میں سبھی انسان ہیں ڈوبے
دولت کی فراوانی میں اللہ کو بھولے

ہے خوب خدا دل میں نہ تو غیرت ایمان
ہم کیسے مسلمان ہیں ہم کیسے مسلمان

Scanned by CamScanner

واعظ تو سنتے ہیں لیکن

وعظ تو سنتے ہیں لیکن ہم عمل کرتے نہیں
گر عمل کرتے تو ہم پر دن برے آتے نہیں

ہم مسلمان ہیں مگر ہم میں مسلمانی نہیں
دل میں ہے ایمان تو پھر کیوں دین پر چلتے نہیں

باپ دادا کی ہی دولت پر اکڑتے ہیں فضول
آج دولت ہے ہمارے پاس کل کچھ بھی نہیں

گھٹتے جاتے ہیں مساجد میں نمازی دن بدن
اور گھروں سے بھی تلاوت کی صدا آتی نہیں

رات دن بجتے ہیں گھر میں ریڈیو ٹی وی بھلا
اس وجہ سے اس کے گھروں میں خیر و برکت بھی نہیں

عورتیں گھر میں نمازیں کیوں نہیں پڑھتی بھلا
کیا غضب ہے مرد مسجد میں کبھی آتے نہیں

قرآن کی اہمیت

قرآن عظیم ایک دولت ہے ☆ مؤمن کیلئے ایک رحمت ہے
تنظیم حیات طیبہ ہے ☆ قرآن سراپا حکمت ہے
ایمان کی دعوت دیتا ہے ☆ ایثار کا جذبہ لاتا ہے
انوار ہدیٰ کا مظہر ہے ☆ قرآن کتاب حکمت ہے
قرآن ترقی کا ضامن ☆ ہر آن ہدایت کا زینہ
قرآن سے قائم مذہب ہے ☆ لاریب یہ دین کا عظمت ہے

Scanned by CamScanner

ایک حرف قرآن پہ دس نیکی ☆ پڑھنے سے یقیناً ملتی ہے
ہر حرف قرآن کا نعمت ہے ☆ ہر حرف قرآن کا رحمت ہے
جو حفظ قرآن کرلیتا ہے ☆ وہ اوج یقیناً پاتا ہے
محبوب خدا ہو جاتا ☆ یہ شرف حسین امت ہے
کیا خوب ہے رتبہ حافظ کا ☆ جنت میں ٹھکانا ہے اس کا
کنبہ کی نجات اس سے ہوگی ☆ حافظ کی بڑی یہ عظمت ہے
ماں باپ جو اس کے ہوتے ہیں ☆ وہ تاج نورانی پاتے ہیں
بخشش کا حسیں یہ ساماں ہے ☆ اعجاز یہ خیرالامت ہے
محفوظ ہے اس کا ہر نکتہ ☆ ہر کلمہ مکمل ہے اس کا
اعجاز ہے قرآن محشر تک ☆ تمثیل سے عاجز امت ہے
فیضان نگار اس قرآن کا ☆ ہرسمت میں جاری وساری ہے
تعلیم عبادت دیتا ہے ☆ کیا خوب حسین یہ نعمت ہے

نگار بھاگلپوری

بچوں کی نظم

سبق یاد ہونا تمہیں چاہیے
نہ ہونے پہ رونا چاہیے
سبق یاد ہوجائے اگر اے عزیز
تو پھر خوش رہنا تمہیں چاہیے
کرو دل سے محنت پڑھو شوق سے
کتابوں پہ مرنا تمہیں چاہیے

Scanned by CamScanner

ضرورت اگر ہو تو جاؤ مکان
مگر جلد آنا تمہیں چاہیے

نہ لڑنا جھگڑنا سنو اے عزیز
سلیقہ سے رہنا تمہیں چاہیے

نشہ سے سنیما تھیٹر سے بھی
بہت دور رہنا تمہیں چاہیے

عبادت میں یاور خدا کیلئے
سر اپنا جھکانا تمہیں چاہیے

عزیزم چمن کے حسین پھول ہو
ہمہ وقت کھلنا تمہیں چاہیے

نگار اس چمن میں جہاں کیلئے
ذرا مسکرانا تمہیں چاہیے

نگار بھاگلپوری

نظم

ہرگز خلاف شرع نہ جینا پسند ہے
مجھ کو میرے نبی کا قرینہ پسند ہے

کلیر جو جارہا ہے مرادوں کے واسطے
پھر بھی وہ کہہ رہا ہے مدینہ پسند ہے

مسکن رہا ہزارہا ولیوں کا دیوبند
شاید اسی لئے تجھے کینہ پسند ہے

حاصل ہو جس میں کھانے پینے کی لذتیں
تجھ کو وہ دن وہ سال وہ مہینہ پسند ہے

Scanned by CamScanner

تجھ کو کہاں ہے جستجو حق بات کی تلاش
تجھ کو قدم قدم پہ حسینہ پسند ہے

باطن فیضی

اگر مشورہ نہ کرتے ہم سے گلستاں والے
غیر ممکن تھا گلستاں کا گلستاں ہونا

مجدھار میں کشتی کو چلانا سیکھو
ظلمت میں دئے حق کو جلانا سیکھو

یوں تو کہنے کو سبھی کہتے ہیں اللہ اللہ
تم تو اللہ کیلئے سر کو کٹانا سیکھو

نظم

تم جتنا تراشوگے وہ اور سوا ہوگا
اسلام وہ پودا ہے کاٹو تو ہرا ہوگا

ہم مرد مجاہد ہیں مرنے سے نہیں ڈرتے
تلوار کے سائے میں ہر سجدہ ادا ہوگا

یہ خون ہمارا ہے دھونے سے نہ چھوٹے گا
محشر کی علامت میں دامن سے لگا ہوگا

فرعون تو سمجھتا تھا بھگوان تو فقط میں ہوں
نادان یہ نہ سوچا موسیٰ بھی کہیں ہوگا

مظلوم تو ہیں لیکن مجبور نہیں ہیں ہم
جب ضد پہ اتر جائیں اک حشر بپا ہوگا

Scanned by CamScanner

شانِ امامت رکھتے ہیں

ہم وارثِ دینِ احمد ہیں پیغامِ ہدایت رکھتے ہیں
جبریل بھی جس پر ناز کریں وہ شانِ امامت رکھتے ہیں

فطرت کے لبوں کو چھو جائے افکار کو جو بہتر کرے
انسان کو بنا دے جو انسان وہ درسِ ثقافت رکھتے ہیں

قدسی ہیں ہمارے حشم خدم شمعیں ہیں ہماری شمس و قمر
وہ عزت و شوکت رکھتے ہیں وہ حسنِ خلافت رکھتے ہیں

سر اپنا جھکائے پہاڑوں نے افلاک نے گھٹنے ٹیک دیئے
قرآن کا بار اٹھانے کی ہم تنہا طاقت رکھتے ہیں

افلاس کا منہ نہ چڑھاؤ تم دولت پہ نہ اپنی ناز کرو
ملکوں کی حکومت دان میں دی ذہنوں کی قیادت رکھتے ہیں

اخلاص وفا کا درس دیا انساں نما حیوانوں کو
بے لوث جہاں کی خدمت کی تاریخ سخاوت رکھتے ہیں

خشکی پہ چلائی ہے کشتی دریاؤں میں گھوڑے دوڑائے
تاریخ کے پہلو میں مہدی ہم زندہ کرامت رکھتے ہیں

مولانا راشد مہدی سیتاپوری

☆☆☆

Scanned by CamScanner

بدعت کی بیخ کنی

کاٹ کر کفر کی شاخ تر پھینک دی
گھر جو تھے دجل کے کھود کر پھینک دی
بھسم جل کر ہوا مشرک و بدعت کا گھر
نام قاسم کی تھیلی جدھر پھینک دی
میرے حضرت نے احمد رضا خان کی
چادر کذب کی پھاڑ کر پھینک دی
پھر جلالِ خلیلی نے یوں توڑ کر
ہر منافق کی ڈھال و سپر پھینک دی
شان شمشیر اشرف علی دیکھئے
گردنِ رضویت کاٹ کر پھینک دی

باطن فیضی

☆☆☆

Scanned by CamScanner

بدعتی کی محرومی

سینے میں گر دولت ایمان نہیں ہے
کہنے کو وہ کچھ بھی ہو مسلمان نہیں ہے

جب ست مسلمان میں قرآن نہیں ہے
اصلارِ عقائد کا بھی امکان نہیں ہے

پوچھو تو کوئی جا کے بلال حبشی سے
اعلان صداقت کوئی آسان نہیں ہے

توحید کے قائل ہو مزاروں کے پجاری
تا حشر تو اس بات کا امکان نہیں ہے

یہ فیض ہے بغداد و اجمیر کی چاہت
طیبہ کی زیارت کا جو ارمان نہیں ہے

کچھ کام نہ آئیگی بڑے پیر کی دیگیں
کردار ہی جو تیرا مسلمان نہیں ہے

یہ کس کی وصیت پہ گرفتار ہوا تو
کیا واسطے کافی تیرا قرآن نہیں ہے

وہ نتیجہ و دسواں کرے چالیسواں کرے
جنت میں جس کے جانے کا امکان نہیں ہے

یہ زندگی چوپایوں کے مانند ہے فیضیؔ
دنیا میں حقیقت کی جو پہچان نہیں ہے

باطن فیضی

Scanned by CamScanner

قادیانی کی پردہ دری

دیوانۂ شاہِ طیبہ کے باطل کو مٹا کر دم لیں گے
ہم ختم نبوت کی شمعیں ہر گھر میں جلا کر دم لیں گے

بدکار مرا کئی دیوانہ ہر عیب کا مجموعہ کانا
ہم سارے زمانے کو اس کا ہر عیب دکھا کر دم لیں گے

محبوب خدا کے بعد بھلا ہو کوئی نبی لاحول ولا
دجال صفت ہر جھوٹے کو فی النار کرا کر دم لیں گے

سرکار مدینہ کا باغی یہ ختم نبوت کا دشمن
اس کا شہ انگلش پودے کو ہم خاک کرا کر دم لیں گے

اللہ کے بھیجے تب آئے ابلیس کا بھیجا اب آیا
اس چور صفت زن کی تو درگت ہی بنا کر دم لیں گے

اسکو تو عجائب خانے میں رکھدو کہ یہ بچہ دیتا ہے
دلچسپ تماشا دنیا کو ہم اسکا دکھا کر دم لیں گے

بیوی سے جو صحبت کر نہ سکا مفعول بنا تو بھی کس کا
اس بندر کو تو ہم اس کی اوقات بتا کر دم لیں گے

انگریزی نبی کے پوتے کی لندن سے خلافت چلتی ہے
ہم اسکی خلافت دریائے ٹیمی زمیں بہا کر دم لیں گے

مسلم نماوہ مرتد ہے ایمان کو ڈسنے آیا ہے
ان لوگوں کو تو بستی سے ہم دور بھگا کر دم لیں گے

اس چور کو جا کے بتلا دو لندن میں چھپا جو بیٹھا ہے
ناپاک تیرے منصوبہ کو مٹی میں ملا کر دم لیں گے

ہم زندہ رہیں اور دین مٹے ایسا تو عطا تو ہو سکتا نہیں
یا جان گنوا دیں گے یا پھر فتنے کو مٹا کر دم لیں گے

Scanned by CamScanner

زندگی کا بھروسہ نہیں

فکر عقبیٰ کی کر آج ہی بے خبر
کل نہ کر کل کی کل کا بھروسہ نہیں
کل نہ آئی کبھی اور نہ آئیگی کل
کل تو کیا ایک پل کا بھروسہ نہیں
وقت فرصت ہے اب حق کی عبادت کرو
پھر تو فرصت کا کوئی بھروسہ نہیں

کر خدا کی عبادت جوانی میں تو
کل بڑھاپا تیرے سر پہ آجائے گا
طاقتِ دست و پا کی ختم ہوجائے گی
پھر عبادت کا کوئی بھروسہ نہیں

روح شداد کی جب نکالی گئی
سیرِ باغ ارم کی نہ اس کو ملی
ہاتھ ملتا گیا اور یہ کہتا گیا
ایسی جنت کا کوئی بھروسہ نہیں

ناز کتنا تھا دولت پہ قارون کو
بھول بیٹھا تھا وہ دین و ایمان کو
مل گئی خاک میں اس کی دولت سبھی
ایسی دولت کا کوئی بھروسہ نہیں

یہ تو مانا اجل آئے گی ایک دن
نہ جانے کہاں روح پرواز ہو
دفن ہوگا مقدر میں مل جائے گی
ورنہ تربت کا کوئی بھروسہ نہیں

Scanned by CamScanner

ہندوستان کا وفادار کون ہے؟

پہلے طے کرو کہ وفادار کون ہے ؟
پھر وقت خود بتائے گا غدار کون ہے ؟
آؤ چلیں دیکھ لیں ذرا طرف گلستاں
پھر خون خود بتائے گا حقدار کون ہے ؟
سینچا تھا اس گلستاں کو اپنے ہی خون سے
ایمان سے کہو کہ وفادار کون ہے ؟
ماجدؔ یہ گناہ کیا کم گناہ ہے ؟
کیوں آپ لڑ رہے ہو خطاوار کون ہے؟

☆☆☆

سفینہ پار کرتا جارہا ہے
دعائیں کون کرتا جارہا ہے
علامت یہ بھی تو ایمان کی ہے
خطا کرکے وہ ڈرتا جارہا ہے
خدا کے نام کی کھا کھا کے قسمیں
وہ وعدوں سے مکرتا جارہا ہے
بڑی تعلیم تو پائی ہے اس نے۔
مگر گھر ہے بکھرتا جارہا ہے
مسائل راہ میں حائل ہیں لیکن
مسافر ہے گزرتا جارہا ہے

ماجد دیوبندی

Scanned by CamScanner

شہر میں مشہور نہیں ہے

کون ہے جو شہر میں مشہور نہیں ہے
لیکن کوئی سرور کوئی منصور نہیں ہے
گھر لٹتا ہے لٹ جائے سر جاتا ہے جائے
ظالم کی اطاعت ہمیں منظور نہیں ہے
شہرت کو وہ خود اپنی کمائی نہ سمجھ لے
اس شخص کے چہرے پہ مگر نور نہیں ہے

ماجد دیوبندی

فکر آخرت

سامنے سیرتِ مصطفیٰ درس ہے رہبری کے کیلئے
پھر ہمیں اور کیا چاہیے دوستو زندگی کیلئے
کر یقیں تو میری بات پر کیسا ہوگا اندھیرا وہ گھر
آجائیں گے خیرالبشر قبر میں روشنی کیلئے
حشر میں ہم کہاں تم کہاں جب نہ ہوگا کوئی مہرباں
بن کے رحمت حضور آئیں گے اپنے ہر امتی کیلئے
ہاتھ آنے کو کچھ بھی نہیں بس ملے گی تو دوگز زمیں
پھر نہ جانے پریشاں ہیں کیوں آدمی آدمی کیلئے

☆☆☆

Scanned by CamScanner

عورتوں کی اب کوئی عزت نہیں رہی

دنیا میں عورتوں کی وہ عزت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

نامحرموں کے سامنے جاتی ہیں عورتیں
بے پردہ ہو کے ان کو دکھاتی ہیں عورتیں
روزہ نماز کرنے کی نیت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

شادی میں جھوم جھوم کے ڈھولک بجائے گی
ناچے گی اور گائے گی ایکٹنگ دکھائیگی
ذکر خدا رسول کی فرصت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

میلوں میں گھومتی ہے اور چہرہ ہے بے نقاب
یوں اپنی ماں بہن کی ہوئی آبرو خراب
پردے کی ان کے سامنے قیمت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

چپل اونچی ہیل کی اور اونٹنی سی چال
ہونٹوں کو کر رہی ہے لپسٹک لگا کے لال
شوہر کے سامنے کوئی زینت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

ہوٹل میں بیٹھ کر کرتی ہے ناشتہ
آنچل گرا کے سر سے یہ چلتی ہے راستہ
سینے میں اس کے دین کی عظمت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

مردوں نے اس طرح اسے آزاد کردیا
اس نے اپنے دین کو برباد کردیا

Scanned by CamScanner

ایمان اور یقین کی حقیقت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

اولاد مانگتی ہے یہ انسان پیر سے
پیروں کو مناتی ہے ہے قورمہ و کھیر سے
بدعت تو گھر میں رہ کر گئی سنت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

مردوں کے ہاتھ سے یہ پہنتی ہے چوڑیاں
کھاتی ہے راہ چلتے سمو سے پکوڑیاں
شرم و حیاسے اب کوئی رغبت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کو ئی عورت نہیں رہی

بے پرد ہو کے تل پہ نہاتی ہے عورتیں
غیروں کو عریاں جسم دکھاتی ہیں عورتیں
ان میں ذرا بھی دین کی غیرت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

غیبت میں سب سے آگے یہ عورت کی ذات ہے
چغلی تو ان کے سامنے بس دال بھات۔ ہے
ان کو برے رواج سے نفرت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

قبروں پہ عورتوں کا رہتا ہے اژدہام
اولاد مانگنے کا یہ کرتی ہے اہتمام
اللہ کے کرم کی ضرورت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

کردار بد پہ خود ہی وہ غصے میں آئے گی
شوہر دکھائے ڈنڈا وہ جھاڑو دکھائیگی
قاصرؔ اسی لیے تو برکت نہیں رہی
بی بی فاطمہ سی اب کوئی عورت نہیں رہی

Scanned by CamScanner

لذت عشق نبی بسائے رکھنا

لذت عشق نبی دل میں بسائے رکھنا
یہ خزانہ ہے لٹیروں سے بچائے رکھنا
اپنی آنکھوں میں مدینہ کو بسائے رکھنا
سبز گنبد کو نگاہوں سے لگائے رکھنا
جانِ ایمان بھی وہی حاصل ایمان بھی وہی
یادِ سرکار کو سینے سے لگائے رکھنا
آج جاہل بھی ہے عالم کا لبادہ اُڑھے
ایسے ملاؤں سے ایمان بچائے رکھنا
خانہ کعبہ کی طرف سر کو جھکائے رکھنا
سر جھکانا تو ذرا دل بھی جھکائے رکھنا
گلشن طیبہ کے کانٹے بھی بہت ہیں تجھ کو
کاغذی پھول سے دامن کو بچائے رکھنا
ورفعنا لک ذکرک ہے انہیں کے خاطر
راز اس راز کو سینے سے لگائے رکھنا

راز

فخر دو عالم شاہِ مدینہ

فخر دوعالم شاہ کا جو بھی دیوانہ ہے
اس کی نظر میں اس دنیا کا ہر منظر افسانہ ہے
جس نے نبی کو دل کی آنکھ سے جانا پہچانا ہے
خلد بریں کے روشن جلوے میں اس کا خزانہ ہے

آؤ شبِ معراج میں دیکھیں شانِ رسالت کے جلوے
سدرہ پہ جبریل کا رک جانا حیرت میں پڑ جاتا ہے
دل میں کعبہ آنکھ میں طیبہ لب پہ لے چل نعت نبی
جنگل جنگل صحرا صحرا گلشن گلشن جانا ہے
رنج والم کی اس دنیا میں ہم کو سکون و چین کہاں
چل کے ظفرؔ اب شہر مدینہ قسمت کو چمکانا ہے

ظفرؔ

نعت

کیا پوچھتے ہو کیا ہے دیارِ رسول میں
رحمت کا سلسلہ ہے دیارِ رسول میں
دنیا کی کوئی فکر نہ عقبیٰ کا ہے خیال
کتنا سکوں ملا ہے دیارِ رسول میں
اے خاک درِ حبیب کو خاک شفا کہو
ہر دور کی دوا ہے دیارِ رسول میں
ابوبکرؓ ہو عمرؓ ہو عثمانؓ ہو یا علیؓ
چاروں کا تذکرہ ہے دیارِ رسول میں
ارشاد میری خلد ہے طیبہ کا روضہ پاک
جنت کی ہر ادا ہے دیارِ رسول میں

جمیل خیرآبادی

Scanned by CamScanner

شہر مدینہ جانا ہے

قسمت نے گر ساتھ دیا تو شہر مدینہ جانا ہے
گنبدِ خضریٰ کے جلوے سے شیشہ دل چمکا نا ہے
دیتا ہے قرآن شہادت ہے حکم رحمٰن یہی
تھام لے دامن میرے نبی کا خلد میں جسکو جانا ہے
بادِ صبا تو ساتھ میں اپنی بوئے مدینہ لے آنا
باغ مدینہ کی خوشبو سے دل کا چمن چمکانا ہے
قبر میں جب آئیں گے کہہ دیں گے سرکارِ امم
سونے دو آرام سے اس کو یہ تو میرا دیوانہ ہے
خوف قیامت کیوں ہو تبسم آقا کے دیوانے کو
محبوب خدا کی الفت پہ بخشش کا پروانہ ہے

مدینہ میں جانا جی چاہتا ہے

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے
پلٹ کرنہ آئیں یہ جی چاہتا ہے
جو مل جائے خاک در شاہِ بطحیٰ
تو سرمہ بنائیں یہ جی چاہتا ہے
مدینے کی رنگیں بہاروں میں اپنا
نشیمن بنائیں یہ جی چاہتا ہے
مدینے میں ہوتی ہے بارش کرم کی
اس میں نہائیں یہ جی چاہتا ہے

Scanned by CamScanner

حسیں سبز گنبد کے منظر پہ اپنی
نگاہ کو لٹائیں یہ جی چاہتا ہے
مدینہ ہو اور شوق بزم نبی کا
تو نعت سنائیں یہ جی چاہتا ہے

تبسم آراء

وجہ نظام دنیا

آباد جس کے دم سے جہاں کا نظام ہے
وہ آمنہ کا لال ہے خیرالانام ہے
سرکار دو جہاں کی عظمت نہ پوچھئے
عرش بریں بھی آپ کی جائے قیام ہے
ابوبکرؓ ہو عمرؓ ہو عثمانؓ ہو علیؓ
ہر ایک ان میں نائب خیرالانام ہے
باتیں خدا نے کی ہیں جو اپنے رسول سے
قرآن کے بطن میں انہیں لفظوں کا نام ہے
رحمت کی ٹہنیاں ہیں وحدت کے پھول ہیں
گلزارِ مصطفیٰ کا عجب انتظام ہے

قطعہ

الفت شاہ امم دل میں بسائے رکھئے
اور قلب کو نور سے ماموں بنائے رکھئے

Scanned by CamScanner

جانے کس وقت تیری سانس رک جائے

اس لیے خود کو گناہوں سے بچائے رکھئے
زلف و للیل تو والشمس چہرہ جن کا
ان کی صورت کو نگاہوں میں بسائے رکھئے
جانے کس بات کی وہ مجھ کو سزا دیتا ہے
جانے کس بات کی وہ مجھ کو سزا دیتا ہے
میری ہنستی ہوئی آنکھو کو رُلا دیتا ہے
مانگ لوں گا تجھے زمانے سے ایک دن
لوگ کہتے ہیں مانگو تو خدا دیتا ہے
سامنے رکھ کے نگاہوں کے وہ تصویر میری
اپنے کمرے کے چراغوں کو بجھا دیتا ہے
کس طرح حال لکھوں اسکا میں تحریروں میں
دوستوں کو میرے خط پڑھ کے سنا دیتا ہے
ہے زمانے سے الگ میرا مسیحا سنو
جب بھی کوئی ملتا ہے تو زخم بنا دیتا ہے
چوم لیتا ہے میرے ہاتھ کو خوابوں میں کوئی
پھول ہونٹوں سے ہتھیلی پہ کھلا دیتا ہے

☆☆☆

نفرت کا بادل

نفرت کا یہ بادل کتنا کالا ہے
پھولوں پر تیزاب برسنے والا ہے
شیروں سے لڑنے کو دلی والے نے
گجراتی بلی کا بچہ پالا ہے
شہر میں جب کوئی منسٹر آتا ہے
یاد ہمیں فرعون کا لشکر آتا ہے
اس برساتی پانی کی اوقات ہے کیا
پیاس بجھانے میری سمندر آتا ہے
کیا ہوتی ہے حالت بوڑھی عورت کی
دیر سے بیٹا راکو جب گھر آتا ہے
جنگل راج کہاں تک چل پائے گا کلیم
ہر دور میں کوئی سکندر آتا ہے

کلیم کانپوری

تنہائی میں جب تیری یادوں

تنہائی میں جب جب تیری یادوں سے ملا ہوں
محسوس ہوا ہے کہ تجھے دیکھ رہا ہوں
ایسا بھی نہیں ہے کہ تجھے یاد کروں میں
ایسا بھی نہیں ہے کہ تجھے بھول گیا ہوں

Scanned by CamScanner

تلوار پہ خود میں نے ہی سر رکھ دیا اپنا
معلوم ہے تجھ کو کہ میں سچ بول رہا ہوں

شاید یہ تکبر کی سزا مجھ کو ملی ہے
ابھرا تھا بڑی شان سے اب ڈوب رہا ہوں

مانا کہ شہنشاہوں سے نسبت ہے تمہاری
لیکن یہ نہ بھولو کہ میں کس در کا گدا ہوں

اے رات میری سمت ذرا سوچ کے بڑھنا
پہنچان لو مجھ کو کہ میں الطاف ضیاء ہوں

الطاف ضیاء مالیگاؤں

آزادیاں آواز دیتی ہیں

قفص میں ہوں مجھے آزادیاں آواز دیتی ہیں
میرے پر کھول دو پر وائیاں آواز دیتی ہیں

تمہاری یاد سے کب تک میں اپنے دل کو بہلاؤں
چلے آؤ میری تنہائیاں آواز دیتی ہیں

نہ جانے کس گھڑی خطائیں ہوگی آخر
ہمیں ہر موڑ پہ رسوائیاں آواز دیتی ہیں

مجھے مت روکنا اس جگہ میری ضرورت ہے
میں نغمہ ہوں مجھے خاموشیاں آواز دیتی ہے

زیادہ دیر میں پر دیس میں اب رک نہیں سکتا
میرے بچوں کی ذمہ داریاں آواز دیتی ہیں

بہت اونچی عمارت سے اتر آؤ ضیاء صاحب
تمہیں اب قبر کی گہرائیاں آواز دیتی ہیں

Scanned by CamScanner

سر پہ وار کرے گا

سر کاٹ کے پھر سر پہ میرے وار کرے گا
یہ کام کوئی اور نہیں یار کرے گا

میں جس کے لیے شہر گلیوں سے لڑا ہوں
رسوا وہی مجھ کو سرِ بازار کرے گا

میں رات کے لشکر سے اکیلا ہی لڑوں گا
سایہ تو مدد کرنے سے انکار کرے گا

یہ فکر مجھے چین سے سونے نہیں دیتی
اب کون میری قوم کو بیدار کریگا

اس وقت سمجھ لینا قیامت کی گھڑی ہے
جب آئینہ سچ کہنے سے انکار کرے گا

الطاف ضیاء مالیگاؤں

ملتی رہی بہانے سے

وہ جو ملتی رہی بہانے سے
اب تو آئی نہیں بلانے سے

لاکھ چھپنے کی کوشش کر لے
پیار چھپتا نہیں چھپانے سے

مجھ سے روٹھی تو پاس تھی میرے
دور ہونے لگی منانے سے

Scanned by CamScanner

وہ جو کہتی رہی اکیلے میں
اب وہ کہتی پھرے زمانے سے

جام پیتی تھی تو ہوش رہتا تھا
بے خبر ہوں میں نہ پلانے سے

اس کے در پہ سر جھکا فانی
اب تو اٹھتی نہیں اٹھانے سے

پلٹ کر دور آئیں گے

ہمارے پھر امامت کے پلٹ کر دور آئیں گے
مصلیٰ تم بچھاؤ گے نمازیں ہم پڑھائیں گے

بلندی لاکھ ہو حاصل جھکا کر اپنا سر چلنا
بہت تن کر جو چلتے ہیں کسی دن لڑ کھڑائیں گے

یہ بولا پنجوں پر ہوکر کھڑا مکتب کا اک بچہ
لگے گی ایک کو پھانسی تو سو صدام آئیں گے

سبھی دروازے ہوں گے بند تبھی فیصلہ ہوگا
چلو توبہ کریں توبہ کا دروازہ کھلا ہوگا

میرے دادا ہیں موسیٰ اور میں موسیٰ کی لاٹھی ہوں
میری ٹھوکر سے دریا میں پیدا راستہ ہوگا

کسی کے حسن کی توہین اس کی ماں سے مت کرنا
اسے وہ چاند سا ہوگا بھلے ہی سانولا ہوگا

چلے گی دوستی کی ریل جب نفرت کی پٹری پر
لگے گی آگ ڈبے میں سفر میں حادثہ ہوگا

Scanned by CamScanner

خدا کی مسجد اقصیٰ جو روکی نہ جائیگی
کہیں پہ آگ کی بارش کہیں پہ زلزلہ ہوگا

اس کی حرکت پہ برہم زمین و آسماں فانی
کیا وہ سوچتا ہے یہ کہ اس کا بھی بھلا ہوگا

(دل خیر آبادی)

تم گل تھے

تم گل تھے ہم نکھار ابھی کل کی بات ہے
ہم سے تھی سب بہار ابھی کل کی بات ہے

بے گانہ سمجھو غیر کہو اجنبی کہو
اپنوں میں تھا شمار ابھی کل کی بات ہے

آج اپنے پیاس سے ہمیں رکھتے ہو دور دور
ہم بن نہ تھا قرار ابھی کل کی بات ہے

اترا رہے ہو آج پہن کر نئی قبا
دامن تھا تار تار ابھی کل کی بات ہے

آج اس قدر غرور یہ انداز یہ مزاج
پھرتے تھے میرخوار ابھی کل کی بات ہے

انجان بن کے پوچھتے ہو ہے یہ کب کی بات
کل کی ہے بات یار ابھی کل کی بات ہے

ختم شدہ: کلیم عاجز

Scanned by CamScanner

ہوئے تھے چاک کیا

ہوئے تھے چاک کیا کیا جیب وداماں یاد آتے ہیں
ہمیں پھر آج ایام بہاراں یاد آتے ہیں

جہاں خوشبو ہی خوشبو تھی جہاں نغمے ہی نغمے تھے
وہ گلشن اور وہ یارانِ غزل خواں یاد آتے ہیں

دل اپنا الجھا الجھا ہے طبیعت بکھری بکھری ہے
نہ جانے کس کی گیسوئے پریشاں یاد آتے ہیں

کبھی دن کو لہو کی نقش کاری یاد آتے ہیں
کبھی راتوں کو زخموں کی چراغاں یاد آتے ہیں

بھرا رہتا تھا گھر جن سے وہ یاد آتے ہیں گھر والے
جو گھر کو کر گئے خالی وہ مہماں یاد آتے ہیں

بہاریں سیر گاہیں چاندنی راتیں ملاقاتیں
ہمیں اب تک یہی خواب پریشاں یاد آتے ہیں

کہا ہم اور کہاں یہ انداز سخن عاجز
غزل کہتے ہیں ہم جب انکے احساں یاد آتے ہیں

کلیم عاجز

☆☆☆

Scanned by CamScanner

عظمت قرآن

چھپا کر اپنے دل میں عظمت قرآن لایا ہوں
خدا کے آخری پیغام پر ایمان لایا ہوں

مہ و خورشید و انجم کی نہیں مجھ کو ضرورت ہے
شب ظلمات غم میں جلوہ فاران لایا ہوں

ہمارا مشغلہ قرآن کا پڑھنا اور پڑھانا ہے
رہ حق پر ہوں کیوں کہ رہنما قرآن لایا ہوں

میں سلطان زمانہ ہوں ، میری بخشش یقینی ہے
قیامت میں شفاعت کے لئے قرآن لایا ہوں

میں رضواں سے کہوں گا ہٹ مجھے جنت جانے دے
دخول جنت الفردوس کا پیمان لایا ہوں

میں خالی ہاتھ آیا ہوں عمل کچھ نہیں لیکن
دل مضطر میں یا رب الفت قرآن لایا ہوں

جو پوچھا جائے گا مجھ سے کہ جاوید ساتھ کیا لایا
کہوں گا سینے میں مجموعہ قرآن لایا ہوں

جب رسولوں نے کہا صلی اللہ علیہ وسلم

جب رسولوں نے کہا انا الیکم لمرسلون
منکروں نے کہہ دیا ان انتم الا تکذبون

جو شہیدان خدا ہیں ان کو مردہ مت کہو
بلکہ وہ زندہ ہیں رب نے کہہ دیا لاتشعرون

Scanned by CamScanner

جو کلام حق کو پڑھتے دیکھتے سنتے نہیں
وہ ہیں صم بکم عمی، ہیں فھم لایرجعون
رب نے فرمایا زمیں ہے مستقر سب کے لئے
تجعلوا للّٰہ اندادا و انتم تعلمون
دے دیا میری حمایت میں فرشتوں کو جواب
رب نے انی اعلم فرماکہ مالا تعلمو ن
اولیاء کی شان میں اللہ نے فرما دیا
پہلے تو لا خوف علیھم پھر ولا ھم یحزنون

جس کو جو چاہے

جس کو جو چاہے عطا کر دے وہ مولیٰ ہے
کوئی کونین میں ایسا نہیں جیسا تو ہے
بے سہاروں کا زمانے میں سہارا تو ہے
ڈوبنے والوں کو بھی پار لگاتا تو ہے
تو جو چاہے تو مریضوں کو شفا ہوجائے
جس کا شافی نہیں کوئی وہ مسیحا تو ہے
تجھ کو چاہیں کہ نہ چاہیں تیرے بندے لیکن
رزق ہر حال میں ہر ایک کو دیتا تو ہے
مجھ کو گرمیٔ محشر سے بچانا یا رب
میں ہوں بندہ تیرا بے شک میرا مولیٰ تو ہے
یا رب تیری شان کریمی پہ نثار
میں ہوں مجرم بے شک میرا مولیٰ تو ہے

علم کے ساتھ عمل کی بھی دے توفیق ہمیں
علم تو صرف عمل والوں کو دیتا ہے تو
جس کو جو چاہے عطا کردے وہ مولیٰ تو ہے
کوئی کونین میں ایسا نہیں جیسا تو ہے

امام حسینؓ اور اہل کوفہ

مجھے کوفہ والو مسافر نہ سمجھو، میں آیا نہیں ہوں بلایا گیا ہوں
اک مہمان بنا کے ستایا گیا ہوں، میں رویا نہیں رلایا گیا ہوں

خدا جانے کیسی ہے یہ میزبانی، بہتر پیاسوں کا ہے بند پانی
مقدر میں ہے جام کوثر کا پینا، میں پیاسا نہیں ہوں پلایا گیا ہوں

ہے بابا علیؓ ماں میری فاطمہؓ ہیں، ہیں بھائی حسنؓ نانا خیرالوریٰ ہیں
میرے کوفہ والو مراتب کو سمجھو، میں امام مقدس بنایا گیا ہوں

جو جھکتا تھا سر بارگاہ خدا میں، وہی سر قلم ہوگیا کربلا میں
شہادت کی منزل کو پایا ہے میں نے، میں مردہ نہیں ہوں جلایا گیا ہوں

خیمہ جلایا ساماں بھی لوٹا، غنچہ بھی ٹوٹا گلستاں بھی چھوٹا
بہشت بریں میں مکاں بن رہے ہیں، میں اجڑا نہیں ہوں بسایا گیا ہوں

ارے شمر سمجھو قیامت کا منظر، چلانا نہ سیکھو گلے پہ خنجر
اس نہر فرانی پہ پہرے ہیں تیرے میں کوثر کا مالک بنایا گیا ہوں

مجھے کوفہ والو مسافر نہ سمجھو، میں آیا نہیں ہوں بلایا گیا ہوں
اک مہماں بنا کے ستایا گیا ہوں، میں رویا نہیں ہوں رلایا گیا ہوں

Scanned by CamScanner

بچوں کے لئے تعلیم

مدرسے نہ جائیں گے پڑھنے کو ہم
بہت مار مارتے ہیں خدا کی قسم
مدرسے کی تعلیم اچھی ہے لیکن
مدرسے کی تبلیغ اچھی ہے لیکن
مدرسے کی تلقین اچھی ہے لیکن
بناتے ہیں مرغا کھلاتے ہیں کم
مدرسے نہ جائیں گے پڑھنے کو ہم
بہت مار مارتے ہیں خدا کی قسم

منظوم مناظرہ

پس منظر: ایک مرتبہ ایک بادشاہ کے دربار میں دو باندیاں پیش کی گئیں، ایک کالی تھی تو دوسری گوری، بادشاہ ایک ہی باندی کو رکھنا چاہتا تھا، لہٰذا ان دونوں کے درمیان برتری ثابت کرنے کے لئے ایک ایسا منظوم مناظرہ ہوا جو اپنی مثال آپ ہے، تو پیش ہے ان کے درمیان ہونے والا دلچسپ منفرد مناظرہ:

گوری: موتی سفید ہیں سب، قیمت ہے جن کی لاکھوں
اور کوئلہ ہے کالا چند پیسوں میں ڈھیر پالو
کالی: آنکھوں کی پتلی کالی ہے، نور کا جو چشمہ ہے
جو آنکھ کی سفیدی ہے، وہ نور سے ہے خالی
ہے مشک ناف کالی، قیمت میں بیش عالی
روئی سفید ہے جو چند پیسوں میں ڈھیر پالی

Scanned by CamScanner

گوری: انصاف کیجئے گا، کچھ سوچیے گا پیارے
سورج سفید روشن، تارے سفید سارے
کالی: ہاں سوچیے گا آقا ہیں آپ عقل والے!
کالا غلافِ کعبہ، حضرت بلال کالے
گوری: رخِ مصطفیٰ ہے روشن، دانتوں میں ہے اجالا
کالی: زلفیں ہیں ان کی کالی، کملی کا رنگ ہے کالا
گوری: کاغذ سفید ہیں سب قرآنِ پاک والے
کالی: پران پہ جو لکھے ہیں، وہ حروف سارے کالے

نتیجہ: دونوں کے اس پرلطف اور دلچسپ مقابلے اور دونوں کی حاضر جوابی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے دونوں کو اپنے پاس رکھ لیا۔

ہندستان ہوں میں

ممبئی میری آنکھیں اور دلّی میرا دل
کلکتہ میری زلفیں لکھنؤ گال کا تل
ہندوستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

غیروں کا کیا ذکر کروں میں، اپنوں نے بھی لوٹا
میری آنکھ سے آنسو چھلکے، دل کا درپن ٹوٹا
زخم ملے جیون کو اتنے، میرا ہنسنا چھوٹا
میرا جیون اور مرلی میری تان
میرا دکھ ہے یہ، سب کے لیے دے کر جان
خود بے جان ہوں میں
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

Scanned by CamScanner

اب تو لوگوں نے سمجھا ہے راجنیت کو دھندا
کر کے گھوٹا لے کر لیتے ہیں اپنا دامن گندا
ڈال رکھا ہے دھرم کی گردن پر نفرت کا پھندا

لاشوں کی قیمت پر ، بکتے ہیں مذہب
ڈاکو بن کے مجھ کو، اب لوٹ رہے ہیں سب
ایک دکان ہوں میں
ہندستان ہوں میں ، ہندستان ہوں میں
ممبئی میری آنکھیں اور دلی میرا دل
کلکتہ میری زلفیں ، لکھنؤ گال کا تل
ہندوستان ہوں میں ، ہندستان ہوں میں

آزادی سے پہلے یہاں پر سب تھے بھائی بھائی
آزادی کے آتے ہی یہاں، نفرت کی آندھی آئی
فرقہ پرستی کے نعروں نے اب کے آگ لگائی

ٹوٹے میرے سپنے اور پھوٹے میرے بھاگ
مجھ کو ڈستے ہیں دلی کے سیاسی ناگ
پریشان ہوں میں
ہندستان میں ہوں ، ہندستان ہوں میں
ممبئی میری آنکھیں اور دلی میرا دل
کلکتہ میری زلفیں ، لکھنؤ گالی کا تل
ہندستان ہوں ، میں ہندستان ہوں میں

الجھن سے تھی میری ڈوری ، چنتا چھٹکارا
کم ہوتا تھا اپنی گلی میں رات کو بھی اندھیارا
پہلے سہانی رات یہاں تھی ، دن تھا پیارا پیارا

Scanned by CamScanner

کل تک میرسر پر تھا پھولوں والا تاج
کچھ لوگوں نے میرا، وہ حال کیا ہے آج
ریگستان ہوں میں
ہندستان ہوں میں، ہندستا ہوں میں
ممبئی میری آنکھیں اور دلی میرا دل
کلکتہ میری زلفیں، لکھنؤ گال کا تل
ہند ستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں

چھلنی کر گئی گاندھی جی کے سینے کو جسکی گولی
میری بھکتی کا دعویٰ کرتی ہے آج وہ ٹولی
دھک دھک کرتا ہے دل میرا، سن کر ان کی بولی

جو غدار تھے میرے، بنتے ہیں وفادار
اور میرے وفاداروں کو، کہتے ہیں یہ غدار
یوں حیران ہوں میں
ہندستان ہوں میں، ہندستان ہوں میں
ممبئی میری آنکھیں اور دلی میرا دل
کلکتہ میری زلفیں لکھنؤ گال کا تل
ہندوستان ہوں میں، ہند ستان ہوں میں

ندیم نیر

Scanned by CamScanner

ترانہ آزادی

ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
آزادی کی آواز اٹھائی تھی ہمیں نے
اور ریشمی تحریک چلائی تھی ہمیں نے
باپو کے صدا اونچی اٹھائی تھی ہمیں نے
اس ملک کی تقدیر جگائی تھی ہمیں نے
سچ پوچھو تو بھارت کے ہمیں لوگ ہیں معمار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
انگریزوں سے ہم لوگوں نے لڑلڑ کے لڑائی
آزادی سے بھارت کے لئے جان گنوائی
سینے پہ ہمیں لوگوں نے گولی بھی کھائی
ہر معرکہ دیتا ہے گواہی میرے بھائی
موت بھولو یہ ہے واقعہ ناقابلِ انکار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
صوپارہ دامان وطن کس نے سیا ہے
تعمیر حسین تاج محل کس نے کیا ہے
مینارہ قطب کا یہ بتا کس نے دیا ہے
یہ لال قلعہ ہم نے دیا ہے ہم نے دیا ہے
شاہد ہیں ہمارے کہیں مسجد کہیں مینار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار
ہم شاہ ظفر ہیں کہیں بابر کہیں اکبر
ہیں شوکت و محمود ہمیں مدنی جوہر

اشفاق ہمیں ہیں کہیں ٹیپو کہیں حیدر
دشمن سے رہے سر بپیکار سراسر
ہم لوگ ہیں معمارِ وطن قاتلِ غدار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

تاریخ سے پوچھو میری عظمت کا فسانہ
گایا ہے ہمیں نے صدا بھارت کا ترانہ
کرگل میں بھی ہمیں لوگ رہے شانہ بہ شانہ
ہم نے تو مخالف کو بنایا ہے نشانہ
انصاف سے کہہ دو کہ یہاں کون وفادار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

سچ بولو کہ اندراجی کی ہتیا کی کس نے
راجیو کو بھی بم سے بھلا اڑایا کس نے
باپو کا ہوا قتل تو آخر کیا کس نے
نہرو پہ پستول چلایا کس نے
یہ کس نے کیا گرم یہاں ظلم کا بازار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

ہم لوگ مسلمان ہیں پابندِ شریعت
ہم اہل وطن سے نہیں رکھتے ہیں کدورت
اللہ کا پیغام ہے پیغامِ مسرت
اللہ نے بخشی ہمیں حسن بصیرت
محسن ہیں ہمیں ملک کی تاریخ کی شہکار
ہم لوگ مسلمان ہیں بھارت کے وفادار

قاری احسان محسن صاحب

Scanned by CamScanner

کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے؟

نام تو نے محمد علی رکھ لیا
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
گھر میں قرآن کو تو نے بند کر لیا
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
شرک و بدعت کی رسموں میں الجھا ہے تو
بے خبر اپنے مولیٰ کو بھولا ہے تو
اور نبی کی بھی سنت کو بھولا ہے تو
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
نام تو نے محمد علی رکھ لیا
کیا یہی مسلماں کی پہچان ہے
تو نمازی بھی ہے گھر میں ٹی وی بھی ہے
تیرے گھر میں جواں تیری بیٹی بھی ہے
اور مگن ناچ گانوں میں بیوی بھی ہے
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
نام تو نے محمد علی رکھ لیا
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
یاد ابن علی کی مناتا ہے تو
ناچ کر ڈھول تاشے بجاتا ہے تو
جو کیا کوفیوں نے وہ کرتا ہے تو
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے

Scanned by CamScanner

نام تونے محمد علی رکھ لیا
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
وقت تجھ کو نہیں بندگی کے لئے
حق سے غافل ہے تو زندگی کے لئے
بندگی چھوڑ دی زندگی کے لئے
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
نام تو نے محمد علی رکھ لیا
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
ایک اکبر تو میداں کا غازی بنا
تجھ پہ افسوس تو نہ نمازی بنا
صرف عو ڈھول تاشوں کا عادی بنا
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
نام تونے محمد علی رکھ لیا
کیا یہی بس مسلماں کی پہچان ہے
نہ کر تو زمانے کی پرواہ ذرا
بس خدا سے تجلّی تو لونگا
تھام لے پھر سے تو دامنِ مصطفیٰ
ہاں یہی بس مسلماں کی پہچان ہے

☆☆☆

Scanned by CamScanner

ترجمۃ الفاتحہ

آغاز ہمارے کاموں ، ہے نام سے تیرے جگ داتا
تورحم و کرم کا سر چشمہ ، ہے فیض تیرا ہی لہرا تا
سب حمد تجھے ہی زیبا ہے،تو رب ہے سارے جہانوں کا
سب سورج چاند ستاروں کا،سب جانوں کا بے جانوں کا
آغاز ہمارے کاموں کا ہے،نام سے تیرے جگ داتا
بے تاہ سمندر رحمت کا ،سر چشمہ مہر و محبت کا
خالق ہے عمل کی قوت کا ، اور مالک روزِ قیامت کا
آغاز ہمارے کاموں کا، ہے نام سے تیرے جگ داتا
ہم بندے ہیں تیرے اے داتا، تیری ہی عبادت کرتے ہیں
توفیق اطاعت، جوشِ عمل کی تجھ سے چاہت کرتے ہیں
آغاز ہمارے کاموں کا ، ہے نام تیرے جگ داتا
ہاں راہ دکھا اس منزل کی ، جو منزل فتح ونصرت ہے
اسلاف ہے جس پر چل کر پائی ، دونوں جہاں کی نعمت ہے
آغاز ہمارے کاموں کا ، ہے نام سے تیرے جگ داتا
وہ راہ نہ ہو گمراہوں کی ، جو تیرے غضب میں آئے ہیں
ناکامی اور ہلاکت کے، دکھ درد جنھوں نے پائے ہیں
آغاز ہمارے کاموں کا ، ہے نام سے تیرے جگ داتا
تو رحم وکرم کا سرچشمہ ، ہے فیض تیرا ہی لہراتا

☆☆☆

Scanned by CamScanner

اذان ہو رہی ہے

اذان ہو رہی ہے ، مؤذن بلا رہا ہے
پڑھ لے نماز مسلم، اب وقت جا رہا ہے

اذان ہو رہی ہے ، مؤذن بلا رہا ہے
پڑھ لے نماز مسلم، اب وقت جا رہا ہے

جائے گا جب یہاں سے، پہلا سوال ہوگا
مسجد سے تو ہمیشہ کیوں دور بھاگتا تھا

شیطان تجھ کو اپنا شیدا بنا رہا ہے
شیطاں سے دور ہو جا، قرآں بتا رہا ہے

آذان ہو رہی ہے

معلوم کیا ہے تجھ کو ، پائی نماز کیسی
معراج میں خدا نے حبیب خدا کو بخشی
افسوس چھوڑ کر یہ خوشیاں منا رہا ہے
دنیا کی عشرتوں میں حق کو بھلا رہا ہے

اذان ہو رہی ہے

دیدار کرنا ہے گر، مصلّیٰ بچھا زمیں پر
پھر دل کی آنکھ سے دیکھ، ہوتا کیا میسر
کہتے ہیں اللہ والے، ہوتا ہے کیا وہ منظر
بندے کو بندگی میں جلوہ دکھا رہا ہے

اذان ہو رہی ہے

محشر کے روز ایسا ، چمکے گا تیرا چہرا

Scanned by CamScanner

چمکا ہے آسماں پر، کیوں چاند چودھویں کا
یہ ہے وضو کا درجہ، قرآں بتا رہا ہے
جنت کی راہ تجھ کو، قرآں دکھا رہا ہے
آذان ہو رہی ہے
توفیق دے الٰہی، آج ہی بنیں نمازی
مالک کو اپنے ہردم، کرلیں گے ہم راضی
روزِ جزا کا منظر، نظروں میں رہا ہے
کیا ہونے والا ہے، کیا ہوتا جا رہا ہے
اذان ہو رہی ہے، مؤذن بلا رہا ہے
اذان ہو رہی ہے، اذن ہو رہی ہے

دُعاء

اپنے مالک کا میں نام لے کر بزم کی ابتداء کر رہا ہوں
یاخدا آبرو رکھ میری تو تیری حمد و ثنا کر رہا ہوں
تو جو چاہے تو بن جائے قسمت، میرے سجدوں کی کیا ہے حقیت
تیری چھوکھٹ پہ سر کو جھکا کر، فرض اپنا ادا کر رہا ہوں
میں نے دنیا کا دیکھا نظارہ، المدد کہہ کے میں نے پکارا
مجھ کو اپنی پناہوں میں رکھنا، بس التجا کر رہا ہوں
آج محفل میں بیٹھے ہیں جتنے، سب کے دل کی تمنا ہو پوری
سب کو حاجی بنادے تو مولیٰ، میں تڑپ کر دعا کر رہا ہوں
اپنے محبوب کا در دکھا دے، میرے سویا مقدر جگا دے
لطف دنیا کو لے آج سے میں، اپنے دل سے جدا کر رہا ہوں

Scanned by CamScanner

ترانہ دارالعلوم دیوبند

یہ علم وہنر کا گہوارہ تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے
ہر پھول یہاں اک شعلہ ہے، ہر سرو یہاں مینارہ ہے

خود ساقیٔ کوثر نے رکھی ، مے خانے کی بنیاد یہاں
تاریخ مرتب کرتی ہے ، دیوانوں کی روداد یہاں

جو وادیٔ فاراں سے اٹھی گونجی ہے وہی تکبیر یہاں
ہستی کے صنم خانوں کے لیے ہوتا ہے حرم تعمیر یہاں

برسا ہے یہاں وہ ابر کرم اٹھا تھا جو سوئے یثرب سے
اس وادی کا سارا دامن سیراب ہے جوئے یثرب سے

کہسار یہاں دب جاتے ہیں طوفان یہاں رک جاتے ہیں
اس کاخِ فقیری کے آگے شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں

ہر بوند ہے جس کی امرت جل یہ بادل ایسا بادل ہے
خورشید یہاں کے غنچوں کو ہر صبح جگانے آتا ہے

یہ صحن چمن ہے برکھا رُت ہر موسم ہے برسات یہاں
گلِ بانگ سحر بن جاتی ہے ساون کی اندھیری رات یہاں

اسلام کے اس مرکز سے ہوئی، تقدیس عیاں آزادی کی
اس بام حرم سے گونجی ہے سو بار اذاں آزادی کی

اس وادی گل کا ہر غنچہ خورشید جہاں کہلاتا ہے
جو رند یہاں سے اٹھا ہے وہ پیر مُغاں کہلایا ہے

اس بزم ولی اللّٰہی میں تنویر نبوت کی ضو ہے
جو شمع یقیں روشن ہے یہاں وہ شمع حرم کی پرتو ہے

Scanned by CamScanner

یہ مجلسِ مے وہ مجلس ہے خود فطرت جس کی قاسم ہے
اس بزم کا ساقی کیا کہیے جو صبح ازل سے قائم ہے
جس وقت کسی یعقوب کی لے اس گلشن میں بڑھ جاتی ہے
ذرّوں کی ضیا خورشید جہاں کو ایسے میں شرماتی ہے

عابد کے یقیں سے روشن ہے سادات کا سچا صاف عمل
آنکھوں نے کہا دیکھا ہوگا اخلاص کا ایسا تاج محل
یہ ایک صنم خانہ ہے جہاں محمود بہت تیار ہوئے
اس خاک کے ذرّے سے کس درجہ شرر بیدار ہوئے

ہے عزمِ حسین احمد سے بپا ہنگامۂ گیرودار یہاں
شاخوں کی لچک بن جاتی ہے باطل کے لئے تلوار یہاں
رومی کی غزل رازیؔ کی نظر غزالیؔ کی تلقیںؔ یہاں
روشن ہے جمالِ انورؔ سے پیمانۂ فخر الدیںؔ یہاں

ہر رِند ہے ابراہیم یہاں ہر مے کش ہے اعزاز یہاں
رِندان پر کھلتے ہیں تقدیس طلب کے راز یہاں
ہیں کتنے عزیز اس محفل کے انفاسِ حیات افروز ہمیں
اس سازِ معانی کے نغمے دیتے ہیں یقیں کا سوز ہمیں

طیبہ کی مئے مرغوب یہاں دیتے ہیں سفال ہندی میں
روشن ہے چراغ نعمانی اس بزم کمال ہندی میں
خالق نے یہاں ایک تازہ حرم اس درجہ حسیں بنوایا ہے
دل صاف گواہی دیتا ہے یہ خلد بریں کا سایہ ہے

اس بزمِ جنوں کے دیوانے ہر راہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے افسانے دیوار چمن سے زنداں تک

Scanned by CamScanner

سو بار سنوارا ہے ہم نے اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہلِ جنوں بتلائیں گے کیا ہم نے دیا ہے عالم کو

جو صبح ازل تک گونجی تھی فطرت کی وہی آواز ہیں ہم
پروردۂ خوشبو غنچے ہیں گلشن کے لیے عجاز ہیں ہم

اس برق تجلی نے سمجھا پروانۂ شمع نور ہمیں
یہ وادیٔ ایمن دیتی ہے تعلیمِ کلیم طور ہمیں

دریائے طلب ہو جاتا ہے ہر میکش کا پایاب یہاں
ہم تشنہ لبوں نے سیکھے ہیں مے نوشی کے آداب یہاں

بلبل کی دعا جب گلشن میں فطرت کی زباں ہو جاتی ہے
انوارِ حرم کی تابانی ہر سمت عیاں ہو جاتی ہے

امدادؔ و رشیدؔ و اشرفؔ کا یہ قلزم عرفاں پھیلے گا
یہ شجرۂ طیب پھیلا ہے تا وسعت امکاں پھیلے گا

خورشیدؔ یہ دین احمد کا عالم کے افق پر چمکے گا
یہ نور ہمیشہ چمکا ہے یہ نور برابر چمکے گا

یوں سینۂ گیتی پر روشن اسلاف کا یہ کردار رہے
آنکھوں میں رہیں انوارِ حرم سینے میں دل بیدار رہے

از: مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
استاذ دار العلوم دیوبند

Scanned by CamScanner

خصوصیات اثمار الہدایہ

حضرت مولانا ثمیر الدین قاسمی صاحب۔ مقیم حال مانچیسٹر انگلینڈ

(۱) ہدایہ کے ہر مسئلے کے لئے تین احادیث تین حوالے لانے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کا پورا حوالہ دیا گیا ہے

(۲) پھر صاحب ہدایہ نے جو حدیث ذکر کی ہے وہ کس کتاب میں ہے اس کا مکمل حوالہ دیا گیا ہے تا کہ صاحب ہدایہ کی حدیث پر اشکال باقی نہ رہے۔ اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ یہ حدیث ہے، یا قول صحابی، یا قول تابعی۔

(۳) طلباء کے ذہن کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسئلے کا با محاورہ اور آسان ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

(۴) عموماً ہر ہر مسئلے کو چار مرتبہ سمجھانے کی سعی کی گئی ہے تا کہ طلباً مسئلہ اور اسکی دلیل بھی آسانی سے سمجھ جائیں۔

(۵) مسائل کی تشریح آسان اور سلیس اردو زبان میں ہے۔

(۶) وجہ کے تحت ہر مسئلے کی دلیل نقلی قرآن اور احادیث مع حوالہ پیش کی گئی ہے۔

(۷) حسب موقع دلیل عقلی بھی ذکر کی گئی ہے۔

(۸) امام شافعیؒ کا مسلک انکی، کتاب الام، کے حوالے سے لکھا گیا ہے اور حدیث کی دلیل بھی وہیں سے ذکر کی گئی ہے۔

(۹) کون سا مسئلہ کس اصول پر فٹ ہوتا ہے وہ اصول بھی بیان کیا گیا ہے۔

(۱۰) لغت کے تحت مشکل الفاظ کی مختصر تحقیق پیش کی گئی ہے۔

(۱۱) لفظی ابحاث اور اعتراض و جوابات سے دانستہ احتراز کیا گیا ہے تا کہ طلباء کا ذہن پریشان نہ ہو۔

(۱۲) جو حدیث ہے اس کے لئے ''حدیث'' اور جو قول صحابی یا قول تابعی ہے اس کے لئے ''اثر'' کا لفظ لکھا گیا ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ کون سی دلیل حدیث ہے اور کون سی قول صحابی، یا قول تابعی ہے۔

(۱۳) حدیث کے حوالے کے لئے پورا باب لکھا گیا ہے۔ پھر بیروتی یا پاکستانی نسخوں کا صفحہ نمبر اور بیرونی یا سعودی نسخوں کا احادیث نمبر لکھ دیا گیا ہے تا کہ احادیث نکالنے میں آسانی ہو۔

Scanned by CamScanner